SUN.29.June.2025
VOLUME:20 NO:158
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 29/جون 2025
جلد:20 شمارہ: 158
3/محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com--Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔ اے بی۔ ایڈ)

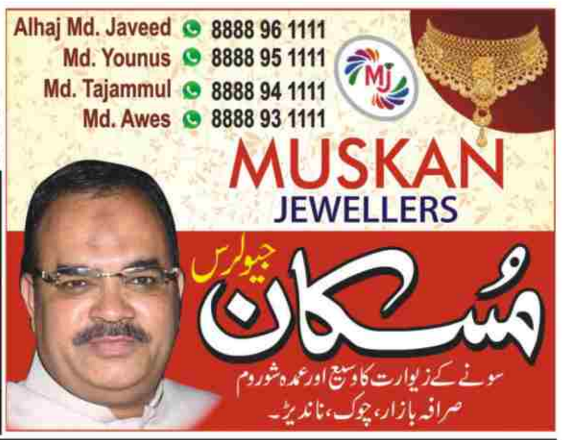

غزہ میں جنگ بندی آئندہ ایک ہفتے کے اندر ممکن: ٹرمپ

ایران نے اگر یورینیم افزودگی کی 'ریڈ لائن' عبور کی تو دوبارہ حملہ کریں گے

واشنگٹن: (ایجنسیز) وائٹ ہاؤس میں ایک نیوز کانفرنس کے دوران بی بی سی فارسی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے سوال کیا کہ 'اگر ایران یورینیم کی افزودگی کو اس سطح پر لے جاتا ہے جو کہ آپ کے لیے ریڈ لائن ہے تو کیا آپ ایران پر پھر حملہ کریں گے؟' اس سوال کا مختصر جواب دیتے ہوئے امریکی صدر نے کہا: 'بالکل، اس میں کوئی شک نہیں۔' تاہم ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ انھیں نہیں لگتا کہ ایران ایک مرتبہ پھر جوہری پروگرام شروع کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران نے 'تقریباً کھربوں ڈالر' اپنے جوہری پروگرام پر خرچ کیے اور اب وہ اسے چلا تک نہیں سکتے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعے کو ایک بیان میں کہا ہے کہ 'ہمیں لگتا ہے کہ غزہ میں آئندہ ایک ہفتے کے اندر جنگ بندی ممکن ہے۔' اوول آفس میں کانگو اور روانڈا کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط کے دوران، ٹرمپ نے وضاحت کی کہ وہ سمجھتے ہیں کہ غزہ میں جنگ بندی قریب ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'میری اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے کچھ لوگوں سے بات ہوئی ہے۔' ٹرمپ نے ان افراد کے نام ظاہر نہیں کیے لیکن وہ ایک سے زیادہ مواقع پر اس بات کی تصدیق کر چکے ہیں کہ وہ ایران اور اسرائیل کی جنگ کے دوران اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نیتن یاہو کے ساتھ رابطے میں تھے۔ ٹرمپ نے کہا کہ 'ہم اس علاقے میں بہت سارا پیسہ بھیج رہے ہیں اور کھانا اور امداد بھی بھیج رہے ہیں، ہم اس تنازع میں شامل نہیں ہیں، لیکن ہم ہیں بھی کیونکہ لوگ مر رہے ہیں۔' ٹرمپ نے بدھ کے روز بھی ایک بیان میں کہا تھا کہ ان کے خصوصی ایلچی سٹیووٹ کوف نے انھیں مطلع کیا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی 'بہت قریب' ہے۔ تاہم، حماس کے خارجہ تعلقات کے عہدیدار اور اس کے سیاسی بیورو کے رکن باسم نعیم نے بی بی سی کو ایک خصوصی بیان میں اس بات کی تصدیق کی کہ غزہ میں جنگ بندی کے حوالے سے 'فی الحال کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔' خبر رساں ادارے روئٹرز نے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ واشنگٹن میں اسرائیلی سفیر رون ڈرمر پیر سے غزہ اور ایران کے بارے میں ٹرمپ انتظامیہ کے حکام سے بات چیت کریں گے۔ ذرائع نے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو کے وائٹ ہاؤس کے ممکنہ دورے کا بھی عندیہ دیا ہے تاہم کوئی تاریخ طے نہیں کی گئی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر اپنے دعوے کو دُہراتے ہوئے کہا ہے کہ ایران ایک بار پھر امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی بحالی چاہتا ہے۔ جمعے کو وائٹ ہاؤس میں صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے امریکی صدر کا کہنا تھا کہ 'آپ کو معلوم ہی ہے کہ ان کے شیطانی جوہری مراکز کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اسی لیے ایران ہم سے ملنا چاہتا ہے۔' خیال رہے اس سے قبل ایران کے وزیرِ خارجہ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ ان کا ملک امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی بحالی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ بی بی سی فارسی کے مطابق امریکی صدر کا اپنی پریس کانفرنس کے دوران کہنا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی یا اچھی ساکھ رکھنے والے کسی اور ادارے کے معائنہ کار ایران کے تباہ شدہ جوہری مقامات کا معائنہ کرنے جائیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا مزید کہنا تھا کہ انھیں نہیں لگتا کہ امریکی اور اسرائیلی حملوں کے بعد ایران 'جوہری ہتھیار بنانے کا ارادہ رکھے گا۔' خیال رہے ایران نے ہمیشہ کہا کہ ان کا جوہری پروگرام پُرامن مقاصد کے لیے ہے۔

غزہ کی پٹی کی جنگ سب سے زیادہ خونی بن گئی

اسرائیل 4 فیصد آبادی کو ہلاک کر چکا ہے

غزہ: 28/جون (ایجنسیز) اسرائیلی اخبار 'ہارٹز' نے جمعے کے روز اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کی ہلاکتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے، جو علاقے کی مجموعی آبادی کا 4 فی صد ہے۔ یہ ہلاکتیں براہ راست اسرائیلی حملوں یا جنگ کے بالواسطہ اثرات کے باعث ہوئیں، جن کا آغاز 7 اکتوبر 2023 سے ہوا تھا۔ اخبار کے مطابق، یہ جنگ اکیسویں صدی کی سب سے خونی جنگ بن چکی ہے۔ اخبار نے بین الاقوامی محققین کے ایک غیر شائع شدہ مطالعے کا حوالہ دیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں وزارت صحت کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار حقیقت سے کم ہیں۔ تحقیق میں شامل ماہرین نے بتایا کہ بھوک، بیماری اور خوراک کی تقسیم کے مراکز پر اسرائیلی فائرنگ نے غزہ کی جنگ کو غیر معمولی طور پر مہلک بنا دیا ہے۔ اخبار کے مطابق، اگرچہ اسرائیل میں بہت سے سرکاری ترجمان اور صحافی فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار کو مبالغہ آمیز کہتے ہیں، لیکن عالمی ماہرین کا موقف ہے کہ یہ اعداد و شمار نہ صرف معتبر ہیں بلکہ ممکن ہے کہ حقیقت سے کم ہوں۔ رپورٹ میں لندن یونیورسٹی کے پروفیسر مائیکل سپاگات کی قیادت میں کی گئی تحقیق کو سب سے جامع قرار دیا گیا، جس میں فلسطینی سیاسی ماہر ڈاکٹر خلیل الشقاقی کی معاونت بھی شامل تھی۔ اس تحقیق میں غزہ کے دو ہزار خاندانوں پر مشتمل آبادی کا سروے کیا گیا، جس سے معلوم ہوا کہ جنوری 2025 تک تقریباً 75 ہزار 200 فلسطینی جنگ کے دوران جاں بحق ہو چکے تھے، جن میں اکثریت اسرائیلی بمباری کا نشانہ بنی۔ اس وقت وزارت صحت نے ہلاکتوں کی تعداد 45 ہزار 660 بتائی تھی، یعنی سرکاری اعداد و شمار میں تقریباً 40 فیصد کمی پائی گئی۔ اگرچہ یہ تحقیق ابھی تک نظرثانی کے مرحلے سے نہیں گزری، لیکن اس کے نتائج لندن اسکول آف ہائجین اینڈ ٹراپیکل میڈیسن کی ایک علیحدہ تحقیق سے کافی حد تک مشابہ ہیں۔ اس میں بھی وزارتِ صحت کے اعداد و شمار اور اصل تعداد کے درمیان یہی فرق ظاہر کیا گیا تھا۔ پروفیسر سپاگات کے مطابق، غزہ کی جنگ کو دیگر حالیہ تنازعات مثلاً شام، یوکرین اور سوڈان کے مقابلے میں غیر جنگجوؤں کی سب سے بڑی تعداد میں ہلاکتوں کے سبب منفرد حیثیت حاصل ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ہلاک ہونے والوں میں 56 فی صد خواتین اور بچے تھے، جو کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد کسی بھی جنگ میں سب سے زیادہ شرح ہے۔ سپاگات کی ٹیم کی طرف سے جمع کیے گئے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ غزہ میں عورتوں اور بچوں کی ہلاکتوں کا تناسب دنیا کے تقریباً تمام حالیہ تنازعات سے دوگنا ہے، جن میں کوسوو، ایتھوپیا، شام، کولمبیا، عراق اور سوڈان شامل ہیں۔ اسرائیلی فوج اور حکام کا دعویٰ ہے کہ غزہ میں 20 ہزار کے قریب حماس اور دیگر گروہوں کے جنگجو مارے جا چکے ہیں، لیکن اس دعوے کے ساتھ نہ تو کوئی ناموں کی فہرست دی گئی ہے اور نہ ہی شواہد۔ تحقیق کرنے والی ٹیم نے جنگجوؤں کی شناخت کے لیے کوشش کی تو بمشکل چند سو افراد کے شواہد ہی جمع ہو سکے۔ رپورٹ میں ایک اور اہم نکتہ یہ تھا کہ حالیہ ہفتوں میں امدادی مراکز پر خوراک لینے کے دوران اسرائیلی فائرنگ سے پانچ سو سے زائد فلسطینی شہید اور سیکڑوں زخمی ہو چکے ہیں۔ فلسطینی عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوج نے ان سڑکوں پر فائرنگ کی جو خوراک کی تقسیم کے مراکز کی طرف جاتی ہیں۔ اخبار نے ایک رپورٹ کا بھی حوالہ دیا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ اسرائیلی فوجیوں کو امدادی مراکز کے قریب آنے والے شہریوں پر گولی چلانے کے احکامات دیے گئے تھے۔ تاہم اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے اس رپورٹ کو "بدنیتی پر مبنی جھوٹ" قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ اس دوران، غزہ ہیومینیٹرین فاؤنڈیشن، جسے ایک امریکی نجی تعمیراتی کمپنی کی معاونت حاصل ہے، پچھلے ایک ماہ کے دوران غزہ کے جنوبی علاقوں میں چار مقامات پر خوراک تقسیم کر رہی ہے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ وہ ان واقعات کی تحقیقات کر رہی ہے جن میں شہریوں کو نقصان پہنچا، لیکن اس نے دانستہ فائرنگ کے الزامات کو مسترد کیا ہے۔ اس تمام تر صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے اخبار نے واضح کیا کہ غزہ کی جنگ نہ صرف ہلاک ہونے والوں کی تعداد کے لحاظ سے بلکہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے بھی جدید دور کی مہلک ترین جنگ بن چکی ہے۔

بی جے پی کے راج میں بلڈوزر نا انصافی کی علامت بن گیا ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ: اتر پردیش کے ضلع غازی پور میں دفاعی جائیدادوں سے مبینہ غیر قانونی قبضے ہٹانے کے لیے محکمہ دفاعی اسٹیٹ نے بلڈوزر کارروائی کی، جس میں درجنوں غریب خاندانوں کے گھر منہدم کر دیے گئے۔ اس معاملے پر سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، "غازی پور کے جنگی پور علاقے میں جس طرح برسات کے وقت بغیر نوٹس دیے، نسلوں سے رہ رہے غریب خاندانوں کو بے دخل کیا جا رہا ہے، وہ نہایت ہی قابل مذمت ہے۔ بی جے پی والوں کی زمین کی بھوک ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ انہیں خاندان کی کوئی اہمیت نہیں۔ خاندان کا درد صرف خاندان والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ بی جے پی کے دور حکومت میں بلڈوزر ناانصافی کی علامت بن چکا ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "جن افراد کو بے دخل کیا گیا ہے، ان میں معمر افراد، بیمار، خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے فوری طور پر باز آبادکاری کا بندوبست کیا جانا چاہیے۔" اکھلیش یادو نے کہا کہ ہم اپنے ان تمام کارکنوں کی تعریف کرتے ہیں جو اس مشکل گھڑی میں متاثرین کے لیے راحت اور مدد کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حالیہ ایک تصویر کا حوالہ بھی دیا جس میں ایک بچی اپنے گھر کے ملبے سے اپنی کتابیں بچا کر لے جاتی دکھائی دی۔ انہوں نے لکھا، "ابھی وہ تصویر ذہن سے محو بھی نہیں ہوئی تھی کہ کچھ اور نئی تصویریں سامنے آ گئیں، جہاں بے سہارا لوگ اپنے گرائے گئے گھروں کے سامنے آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے ہیں۔ بی جے پی کو جیسے دوسروں کو دکھ دے کر ہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔" دوسری جانب، محکمہ دفاعی اسٹیٹ کے حکام کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی محکمہ کی زمین سے ناجائز قبضے ہٹانے کے لیے کی گئی ہے۔ نائب تحصیلدار نے بتایا کہ محکمہ نے متاثرین کو کئی مرتبہ نوٹس بھیجے تھے لیکن انہوں نے اپنی جگہ خالی نہیں کی، جس کے بعد یہ قدم اٹھایا گیا۔ ضلعی انتظامیہ اور پولیس کی موجودگی میں یہ مہم چلائی گئی۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ کتنے خاندان متاثر ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق، اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

مودی حکومت کے وزرائے مملکت اب بی جے پی ہیڈکوارٹر میں ہفتہ میں 6 دن دیں گے ڈیوٹی، دی گئی خاص ذمہ داری!

نئی دہلی: بی جے پی نے تنظیم کو مضبوطی فراہم کرنے کے لیے ایک خاص منصوبہ تیار کیا ہے۔ پارٹی میں گفت و شنید کا ماحول بہتر ہو اور تبادلہ خیال عام ہو، اس مقصد سے اب بی جے پی ہیڈکوارٹر میں مودی حکومت کے وزرائے مملکت کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے۔ اس نئے قدم کے تحت مودی حکومت کے وزرائے مملکت ہفتہ میں 6 دن صبح سے شام تک ہیڈکوارٹر میں ڈیوٹی دیں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وزرائے مملکت پیر سے ہفتہ کے روز تک روزانہ صبح 11 بجے سے شام 5 بجے تک بی جے پی ہیڈکوارٹر میں موجود ہوں گے۔ یہ سبھی مرکزی وزراء پارٹی لیڈران اور کارکنان کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ تنظیم اور حکومت کے درمیان بہتر تال میل اور بی جے پی کارکنان کی سماعت کا ذمہ ان سبھی وزرائے مملکت کے ذمہ ہوگا۔ مرکزی حکومت کے یہ وزرا بی جے پی تنظیمی انتخاب اور ریاستوں کے انچارج میں پارٹی عہدیداروں کی مصروفیت کا ازالہ بھی کریں گے۔ بتایا جا رہا ہے کہ سبھی وزرائے مملکت ایک ساتھ بی جے پی ہیڈکوارٹر میں نہیں بیٹھیں گے، بلکہ سبھی کے لیے الگ الگ دن متعین ہوگا۔ آج، یعنی 28 جون کو وزیر مملکت برائے ترقیٔ خواتین و اطفال ساوتری ٹھاکر بی جے پی ہیڈکوارٹر میں دن بھر بیٹھیں گی۔ 30 جون کو وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ، یکم جولائی کو وزیر مملکت برائے سڑک ٹرانسپورٹیشن ہرش ملہوترا، 2 جولائی کو وزیر مملکت برائے قابل درگا داس اوئیکے، 3 جولائی کو وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات ایل مروگن، 4 جولائی کو وزیر مملکت برائے کوآپریٹیو کرشن پال گوجر کی بی جے پی ہیڈکوارٹر میں ڈیوٹی طے کی گئی۔

مودی حکومت کی پالیسیوں سے نجی سرمایہ کاری جمود کا شکار: جے رام رمیش

نئی دہلی: کانگریس کے جنرل سکریٹری انچارج شعبہ مواصلات جے رام رمیش نے ملک کی اقتصادی صورتحال پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان کی معیشت ایک ضد پر اڑی ہوئی ہے اور آگے بڑھنے کا نام نہیں لے رہی۔ ان کے مطابق تیز اقتصادی ترقی نہ صرف ضروری ہے بلکہ مکمل طور پر ممکن بھی ہے لیکن حکومت کی پالیسیوں نے سرمایہ کاری کے ماحول کو شدید متاثر کیا ہے۔ جے رام رمیش نے اپنی ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پوسٹ میں لکھا کہ ستمبر 2019 میں مودی حکومت کی جانب سے کارپوریٹ ٹیکس میں بڑی کٹوتی کی گئی تھی اور پی ایل آئی (پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو) کے تحت نقد مراعات دی گئی تھیں، اس کے باوجود نجی شعبے کی سرمایہ کاری مسلسل سست ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت کے اپنے ہی ایک سروے میں اشارہ دیا گیا ہے کہ مالی سال 2025-26 میں نجی شعبے کا سرمایہ جاتی خرچ گزشتہ سال کے مقابلے میں 25 فیصد تک کم ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بینک قرض دینے کے لیے تیار ہیں لیکن کمپنیاں موجودہ کاروباری ماحول کو توسیع کے لیے سازگار نہیں سمجھتیں، اس لیے قرض لینے سے گریز کر رہی ہیں۔

راج اور اُدھو کے ایک پلیٹ فارم پر مہاراشٹر میں سیاسی ہلچل!

ممبئی: (ایجنسی) مہاراشٹر میں ایک نئی سیاسی ہلچل شروع ہوتی نظر آ رہی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے اور مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے ایک سیاسی پلیٹ فارم پر ایک ساتھ نظر آنے والے ہیں اور مراٹھی شناخت اس کا مرکز ہے۔ دراصل، ٹھاکرے برادران کا الزام ہے کہ مہاراشٹر حکومت ہندی کو مسلط کر رہی ہے۔ دیویندر فڈنویس حکومت نے حال ہی میں ایک حکم نامہ جاری کیا تھا، جس میں مراٹھی اور انگریزی زبان کے اسکولوں میں پہلی سے پانچویں جماعت تک ہندی کو تیسری زبان کے طور پر پڑھانے کی بات کی گئی تھی۔ تین زبانوں کے اس حکم نامے کے خلاف سیاسی جماعتوں نے ریلی نکالی۔ نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق مہاراشٹر حکومت نے مہاراشٹر کے سرکاری اسکولوں میں ہندی کو تیسری زبان کے طور پر رکھا ہے۔ حکومت نے یہ آپشن بھی دیا ہے کہ اگر کسی کلاس کے بیس بچے ہندی کے بجائے کوئی دوسری زبان پڑھنا چاہتے ہیں تو وہ زبان انہیں پڑھائی جائے گی۔ مہاراشٹر کی اپوزیشن جماعتیں اس فیصلے کو مراٹھی زبان کو ختم کرنے کی سازش قرار دے رہی ہیں۔ اس کی مخالفت میں راج ٹھاکرے اور شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے اب ایک ساتھ ریلی نکالیں گے۔ اس سے پہلے ادھو ٹھاکرے 6 جولائی کو اور راج ٹھاکرے 7 جولائی کو ممبئی میں ریلی نکالنے والے تھے، لیکن راج ٹھاکرے نے الگ الگ ریلی نکالنے پر اعتراض کیا۔ جس کے بعد 5 جولائی کو ریلی نکالنے پر اتفاق ہو گیا، اب دونوں بھائی 5 جولائی کو ایک ساتھ ریلی نکالیں گے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے ایم پی سنجے راوت نے دونوں بھائیوں کے فیصلے کے بارے میں سرکاری طور پر جانکاری دی۔ جمعہ یعنی 27 جون کو انہوں نے دونوں بھائیوں کے بارے میں دو الگ الگ پوسٹس کیں اور تصاویر شیئر کیں۔ ایک پوسٹ میں، سنجے راوت نے کہا، "جے مہاراشٹر! مہاراشٹر کے اسکولوں میں لازمی ہندی کے خلاف ایک اور متحدہ مارچ نکالا جائے گا۔ ٹھاکرے برانڈ ہیں! اس اعلان سے حکمراں مہایوتی کے ساتھ ساتھ مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ دونوں بھائیوں کا اتحاد ہے۔ دراصل مہاراشٹر میں آنے والے وقت میں بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں۔ اگر مستقبل میں دونوں بھائی اکٹھے ہوئے تو دونوں موجودہ بڑے اتحادوں کی شکل بدل جائے گی۔ راج ٹھاکرے شیوسینا کے بانی بال ٹھاکرے کے بھتیجے ہیں اور طویل عرصے سے شیوسینا میں سرگرم رہنما تھے۔ بال ٹھاکرے کی قیادت میں راج ٹھاکرے کو کبھی پارٹی میں نوجوان لیڈر اور جانشین کے طور پر دیکھا جاتا تھا لیکن ادھو ٹھاکرے کو شیوسینا کی کمان سونپنے کے بعد راج ٹھاکرے خود کو الگ تھلگ محسوس کرنے لگے۔ راج ٹھاکرے نے 2009 کے اسمبلی انتخابات میں 13 سیٹیں جیتی تھیں۔ اس کے بعد 2014 میں یہ 1 سیٹ پر رہ گئی۔ 2009 اور 2014 کے لوک سبھا انتخابات میں ایم این ایس نے اپنا کھاتہ نہیں کھولا۔ ایم این ایس نے 2019 کا لوک سبھا الیکشن نہیں لڑا، لیکن بی جے پی کے خلاف مہم چلائی۔ تاہم اس کے بعد یہ بی جے پی کے قریب آ گئی۔ راج ٹھاکرے اور ادھو ٹھاکرے کے ایک ساتھ آنے سے شنڈے کیمپ میں ہلچل ہے۔ ذرائع نے 27 جون کو بتایا کہ ایکناتھ شندے نے فوری طور پر نیشنل ایگزیکٹیو کی میٹنگ بلائی ہے۔

بہار میں ای ووٹنگ کی شروعات: ملک کی پہلی ریاست جہاں موبائل سے گھر بیٹھے ڈال سکیں گے ووٹ

پٹنہ: بہار نے ملک کی انتخابی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر دیا ہے۔ ریاست اب ہندوستان کی پہلی ایسی ریاست بننے جا رہی ہے جہاں شہریوں کو موبائل فون کے ذریعے گھر بیٹھے ووٹ ڈالنے کی سہولت دی جائے گی۔ یہ ای ووٹنگ کا عمل ریاستی بلدیہ عام اور ضمنی انتخابات 2025 کے دوران 28 جون کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ بہار ریاستی انتخابی کمیشن کے مطابق، جدید ٹیکنالوجی کو اپناتے ہوئے انتخابی نظام میں شفافیت، آسانی اور تحفظ کو بڑھایا جا رہا ہے۔ کمیشن نے بتایا کہ اس ای ووٹنگ نظام کو متعارف کرانے کا مقصد ووٹروں کو آسان اور محفوظ طریقے سے رائے دہی کا حق دلانا ہے۔ ریاستی انتخابی کمشنر دیپک پرساد نے کہا، "ہماری کوشش رہی ہے کہ ہر ووٹر کو آزاد، منصفانہ، شفاف، جوابدہ اور آسان ووٹنگ کا تجربہ حاصل ہو۔ اسی مقصد کے تحت ای ووٹنگ کی اختیاری سہولت شروع کی گئی ہے، جس کے تحت رجسٹرڈ ووٹرز موبائل ایپ کے ذریعے ووٹ ڈال سکیں گے۔" ای ووٹنگ کے لیے پچھلے دنوں ریاستی انتخابی کمیشن نے تمام ضلع انتخابی افسران کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تکنیکی اور عملی پہلوؤں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ ای ووٹنگ کے تحت مجموعی طور پر 51157 ووٹرز نے رجسٹریشن کرایا ہے۔ ان میں زیادہ تر بزرگ شہری، جسمانی طور پر معذور افراد، دائمی بیماریوں میں مبتلا افراد، حاملہ خواتین اور ریاست سے باہر مزدوری کرنے والے شہری شامل ہیں۔ ان رجسٹرڈ ووٹرز کو 28 جون کو گھر بیٹھے موبائل ایپ کے ذریعہ ووٹ ڈالنے کی سہولت میسر ہوگی۔ بہار کی مختلف میونسپلٹیوں میں یہ انتخابات ہونے جا رہے ہیں، جن میں پٹنہ، مشرقی چمپارن، روہتاس، گیا، بکسر، بانکا، سارن اور سیوان شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ای ووٹنگ کے رجسٹریشن بکسر ضلع سے ہوئے ہیں۔ کمیشن کا ماننا ہے کہ ای ووٹنگ کے استعمال سے نہ صرف ووٹر کی سہولت میں اضافہ ہوگا بلکہ انتخابی نظام کو مزید شفاف اور محفوظ بھی بنایا جا سکے گا۔ اس نظام کے تحت ووٹروں کو لمبی قطاروں میں کھڑا ہونے، پولنگ مراکز پر جانے یا دیگر جسمانی زحمتوں سے نجات ملے گی۔ ریاستی انتخابی کمیشن نے واضح کیا ہے کہ یہ سہولت بالکل اختیاری ہے اور صرف وہی لوگ اسے استعمال کریں گے جو پیشگی رجسٹریشن کرائیں گے۔ ای ووٹنگ کے ذریعے بہار نہ صرف اپنے ووٹروں کو جدید سہولت فراہم کر رہا ہے بلکہ ملک بھر کے لیے ایک قابل تقلید مثال بھی قائم کر رہا ہے۔

منی پور: صدر راج کے درمیان نئی حکومت تشکیل دینے کی تیاری، این بیرین سنگھ نے کہا 'اراکین اسمبلی کے ساتھ میٹنگ کا دور جاری'

امپھال: منی پور کے سابق وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ نے کہا کہ "ریاست میں ایک بار پھر مقبول حکومت بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔" این بیرین سنگھ کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ریاست میں صدر راج نافذ ہے۔ سابق بی جے پی حکومت کو ہٹا کر اس لیے صدر راج نافذ کیا گیا تھا کیونکہ ریاست میں لا اینڈ آرڈر کا نظام بی جے پی قیادت والی این ڈی اے حکومت میں درہم برہم ہو چکا تھا، تشدد اپنے عروج پر تھا۔ حالانکہ صدر راج نافذ ہونے کے بعد بھی وہاں نسلی خون ریزی مکمل طور سے ختم نہیں ہوئی ہے۔ ایسے میں پھر سے بی جے پی کا وہاں 'مقبول حکومت' تشکیل دینے کا دعویٰ، اپوزیشن کو حملہ آور ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بہر حال، آج بی جے پی کے ریاستی دفتر میں ایک تقریب کے دوران سابق وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ نے کہا کہ انہیں امید ہے ریاست میں جلد ہی ایک نئی حکومت بنے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ "ہم جلد از جلد حکومت بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ایک قومی پارٹی ہیں، زمینی حالات دیکھنے کے بعد مجھے مکمل یقین ہے کہ حکومت جلد بنے گی۔ بی جے پی اور اس کی حلیف جماعتیں بھی ایک مقبول حکومت چاہتی ہیں۔ ہم ایک مقبول حکومت کی واپسی کے لیے کام کر رہے ہیں۔" این بیرین سنگھ کا کہنا ہے کہ "ہم (بی جے پی) نے کسی پر تنقید نہیں کی ہے۔ ہم صرف موجودہ بحران پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت اور متعلقہ افسران سے بات چیت جاری ہے، تاکہ ریاست میں موجود مسائل کا پرامن حل نکالا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اراکین اسمبلی کی باقاعدہ میٹنگیں کر رہے ہیں، تاکہ حکومت کی بحالی کی طرف قدم بڑھایا جا سکے۔ تمام لوگ امن کی بحالی چاہتے ہیں، امن بہت ضروری ہے۔

بہار میں خاموشی سے این آر سی نافذ کر رہا الیکشن کمیشن، غریبوں کو ووٹر لسٹ سے باہر کرنے کی سازش: اویسی

نئی دہلی: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسدالدین اویسی نے بہار میں ووٹر لسٹ کے خصوصی جانچ پڑتال کے فیصلے پر شدید اعتراض کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ الیکشن کمیشن اس کے ذریعے ریاست میں خفیہ طور پر نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (این آر سی) نافذ کرنے جا رہا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، "الیکشن کمیشن بہار میں چپکے سے این آر سی نافذ کر رہا ہے۔ اب ووٹر لسٹ میں نام شامل کروانے کے لیے ہر شہری کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوا تھا، یہاں تک کہ اس کے والدین کہاں اور کب پیدا ہوئے تھے۔" اویسی نے اس عمل کو عوام دشمن قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں قابل اعتماد تخمینوں کے مطابق صرف تین چوتھائی پیدائشیں ہی رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور سرکاری کاغذات میں اکثر بڑی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس نئے عمل سے لاکھوں ایسے شہریوں کو پریشانی ہوگی جن کے پاس مکمل دستاویزات دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر بہار کے سیمانچل علاقے کی بات کی، جو اکثر سیلاب سے متاثر رہتا ہے اور جہاں کی آبادی میں بڑی تعداد انتہائی غریب ہے۔ اویسی نے کہا، "یہ لوگ بمشکل دن میں دو وقت کھانے کا انتظام کر پاتے ہیں۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ ان کے پاس اپنے والدین کے کاغذات ہوں گے، ایک ظالمانہ مذاق ہے۔" اویسی نے ووٹ ڈالنے کے حق کو آئینی حق قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اس طرح کی کارروائی کے نتیجے میں ریاست کے غریب اور پسماندہ افراد کی ایک بڑی تعداد ووٹر لسٹ سے باہر ہو سکتی ہے۔

گوشۂ ڈاکٹر محمد عبدالرافع

صفحہ (2) پر ملاحظہ فرمائیں

تعلیمی شعبہ کی جانی پہچانی شخصیت موظف صدر مدرس مدینتہ العلوم پرائمری اسکول لال باڑہ' ناندیڑ پر گوشہ روزنامہ ورق تازہ کے صفحہ نمبر (2) پر ملاحظہ فرمائیں، گوشۂ ڈاکٹر محمد عبدالرافع کو جناب عبدالملک نظامی نے ترتیب دیا ہے۔

(ایڈیٹر)

ڈاکٹر محمد عبدالرافع

از: عبدالملک نظامی، ناندیڑ

ڈاکٹر محمد عبدالرافع صاحب سے میرا تعلق بہت پرانا ہے۔ ان کے تایازاد بھائی اور برادر نسبتی جناب عبدالماجد صاحب میرے کالج اور بی ایڈ کے ہم جماعت ہیں۔ اساتذہ کی تربیت کے سلسلہ میں میری عبدالرافع سے دوستی ہوئی۔ حکومت مہاراشٹر کے تعلیمی ادارے ایس سی ای آر ٹی پونے میں ساتھ رہنے سے یہ دوستی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔ جب انہوں نے پی ایچ ڈی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اور بتایا کہ کسی شاعر پر تحقیق کرنا چاہتے ہیں تو میں نے حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی پر تحقیق کرنے کی طرف رغبت دلائی۔ انہوں نے اپنے گائیڈ محترم محمد شفیع چوبدار صاحب سے مشورہ کیا اور عنوان طے ہوا۔ حضرت محمد مجیب حسن خان نظامی صاحب (خلیفہ حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی فخر دہلی) کے توسط سے حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی فخر دہلی سے اجازت حاصل کی گئی۔ حضرت خواجہ صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح انہوں نے ''حضرت خواجہ حسن نظامیؒ حیات اور کارنامے'' کے عنوان سے اپنی ڈاکٹریٹ مکمل کی۔ حضرت خواجہ سید محمد نظامی صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ و جانشین حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی فخر دہلیؒ نے اس مقالے کی خوب پذیرائی کی اور اسے اپنی طرف سے طبع کر کے شائع کیا۔ اس کتاب کی دوسو کاپیاں ناندیڑ روانہ کیں۔ اس کام کے اعتراف میں انہیں پہلا حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی ایوارڈ سے بھی نوازا۔ اس ایوارڈ میں توصیف نامے کے علاوہ پچیس ہزار روپے نقد رقم بھی بطور نذر پیش کی۔ ڈاکٹر محمد عبدالرافع کے ساتھ میرے دیرینہ تعلقات پر کئی صفحات لکھے جاسکتے ہیں۔ ان شاء اللہ آئندہ تفصیلات لکھوں گا۔ اپنی بات پر جملے پر ختم کرتا ہوں کہ ''وہ میرے رفیق یار ہی نہیں ایک چھوٹے بھائی کی طرح میری خدمت کرتے ہیں۔'' اللہ تعالے سے دعا گو ہوں کہ ان کے علم میں مزید اضافہ کرے اور ان کی آئندہ زندگی صحت وسلامتی سے گزرے اور ان کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے آمین۔

ادب نواز ایک متحریک فعال معلم

○— ڈاکٹر محمد عبدالرافع —○

رافع ہیں زندہ دل کہ وہ اردو نواز ہیں
ہر ایک انجمن کے سدا کارساز ہیں

وہ جس کی گفتگو کا ہے انداز دلنشیں
وہ جس کی جستجو سے بنا نقش ہر کہیں
اس جیسا شخص کوئی دوسرا نہیں
وہ ہے پیام شوق کا کردار پر یقیں

یہ شخص اپنے آپ میں اک امتیاز ہیں
عزمِ جواں یقین کا گویا کہ راز ہیں

وہ اک خلوص مند پرکار سادگی
پیارا وہ خاندان کا احساس روشنی
ہم دم رویتوں کا پرستار دلکشی
یاروں کا یار وہ ہے سمجھدار آدمی

جیسے کہ چارہ گر ہو کوئی چارہ ساز ہیں
آئین دلبری کے حقیقی مجاز ہیں

وہ عکس ہے خیال کا خوابوں کا وہ مکیں
جسکی کہ بندگی سے ہے پرتاب سی جبیں
ہردم وہ مسکراتا ہے جیسے کوئی متیں
جسکا کہ ذوق خوب ہے تحریر بھی حسیں

ایثار و دوستی کے مباح و جواز ہیں
احساس خوش روی کے وہ نغمہ طراز ہیں

بھاتے ہیں خوب جس کو کہ افکار رہبری
ہو جیسے کوئی واقف آدابِ دلبری
باندھے سراپا کیسے کسی کا سخنوری
اسرار ہر نصیب میں گردش ہے محوری

وہ پیکرِ خلوص بڑے بے نیاز ہیں
معلوم جن کو خوب نشیب و فراز ہیں

رافع کے واسطے ہے یہ اسرار کی دعا
رستہ ہدایتوں کا کرے اس کو عطا خدا
سادہ چلن ہو عام کہ سیدھا ہو راستہ
دونوں جہاں میں جسکا ستارہ ہو پر ضیا

اس شخص کے فسانے بڑے دلگداز ہیں
قصہ کہ اپنے آپ میں وہ بھی ایاز ہیں

علیم اسرار

ایک فعال صدر معلم کی سبکدوشی

(محمد عبدالرافع کے نام)

کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنے وجود سے ایک چراغ روشن کر دیتی ہیں، جو علم کی شمع تھامے نسلوں کی راہوں کو منور کرتی ہیں۔ محمد عبدالرافع صاحب کا شمار انہی گوہر نایاب میں ہوتا ہے۔ ایک معلم، ایک رہنما، ایک محسن جنہوں نے اردو زبان کی بقا، اس کی تدریج اور تنوین کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان کی تدریسی زندگی علم ومحبت کا ایک ایسا سفر تھی، جس میں ہر قدم پر اخلاص، محنت اور قربانی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ عبدالرافع صاحب نہ صرف علم کے پیاسوں کو سیراب کرتے رہے بلکہ وہ خود بھی مسلسل سیکھنے اور سکھانے کے عمل میں مصروف عمل رہے۔ ان کی کلاس روم میں موجودگی محض ایک رسمی تدریس نہ تھی، بلکہ طلبہ کے لیے علم وادب کی ایک دنیا آباد ہو جاتی تھی۔ اردو زبان کی ترویج کے لیے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جب کبھی اردو کو عصری چیلنجز کا سامنا ہوا، عبدالرافع صاحب ایک سپاہی کی طرح سامنے آئے، قلم اور تدبیر سے اردو کے وقار کی حفاظت کی۔ ان کی تحریریں، ان کے خطبات اور ان کی تربیتی نشستیں اردو زبان کے فروغ میں ایک نئی روح پھونکنے کا سبب بنیں۔ آج جب ہم ان کی سبکدوشی کا لمحہ دیکھ رہے ہیں، تو دل خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات سے لبریز ہے۔ خوشی اس بات کی کہ ہم نے ان کی صورت میں ایک عظیم معلم اور محب اردو پایا؛ اور افسوس اس لیے کہ اب وہ روزانہ کی مصروفیات سے رخصت ہو کر ہمیں اپنی مخلصانہ موجودگی سے محروم کر جائیں گے۔ مگر عبدالرافع صاحب کا چراغ بجھنے والا نہیں۔ ان کی روشن کی ہوئی روشنی نسلوں تک پھیلتی رہے گی۔ ان کے شاگرد، ان کے افکار، ان کی تعلیمات، سب زندہ رہیں گے اور اردو زبان کے آسمان پر ایک تابندہ ستارہ بن کر چمکتے رہیں گے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محمد عبدالرافع صاحب کو صحت مند، خوشحال اور باوقار زندگی عطا فرمائے۔ وہ جہاں بھی رہیں، علم وادب کے پھول کھلاتے رہیں اور ان کی خدمات کا اجر ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنے۔ محمد عبدالرافع صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہماری دنیا کو علم، محبت اور خدمت کے رنگوں سے سنوارا۔

عبدالقیوم خان (رکن لسانی کمیٹی بال بھارتی)
شہادہ نندربار

اردو ادب کا روشن ستارہ: ڈاکٹر محمد عبدالرافع

از قلم: ہاشمی ایس اے۔ ساجد
ایس۔ اے۔ وحید
ریسرچ اسکالر ساوتری بائی پھلے پونے یونیورسٹی، پونے،
موبائل نمبر:- 9665710701

اللہ تعالٰی نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے اور انسان نے اللہ کی دی ہوئی ہدایتوں کو بروئے کار لاکر اپنے صلاحیتوں سے زمین کو سینچا ہے، ایسی کئی ہستیوں نے ہر دن ایک نئی روشنی بکھیری ہے، ایسے روشن ستاروں کا شمار جب کیا جائے گا تو اس میں ناندیڑ کی مشہور ومعروف شخصیت ڈاکٹر عبدالرافع سر کا شمار رہے گا، مدینۃ العلوم تحتانیہ ذکور لال باڑہ ناندیڑ مہاراشٹر کے صدر مدرس ڈاکٹر عبدالرافع سر علمی وقلمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے، تعلیمی میدان میں ڈاکٹر محمد عبدالرافع نے اپنا لوہا منوالیا ہے۔ منور رانا نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

خود سے چل کے نہ یہ طرز سخن آیا ہے
پیر دابے ہیں بزرگوں کے، تو یہ ہنر آیا ہے

واقعی یہ طرزِ سخن خود سے نہیں آیا، بلکہ برسوں کی بزرگوں کی خدمت قربانی اور استادوں کے قدموں میں بیٹھنے کی برکت سے آتا ہے۔ یہی وصف ہم نے ڈاکٹر عبدالرافع صاحب میں پایا۔ کچھ لوگ اپنی ذات میں انجمن ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت خلوص اور علم کے لیے وقف ہوتا ہے۔ ان کا جانا صرف ایک فرد کا رخصت ہونا نہیں بلکہ ایک عہد کا خاتمہ محسوس ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمد عبدالرافع صاحب کی سبکدوشی اسی نوعیت کی ایک اہم اور تاریخی گھڑی ہے ایک ایسا علمی چراغ جس کی روشنی نے دہائیوں تک ناندیڑ مراٹھواڑہ اور ریاستی سطح پر اردو تعلیم کی فضا کو منور رکھا۔ ڈاکٹر محمد عبدالرافع صاحب کی سبکدوشی محض ایک فرد کی ریٹائرمنٹ نہیں، بلکہ ایک ایسے علمی چراغ کا خاموش ہو جانا ہے جس کی روشنی نے کئی دہائیوں تک ناندیڑ اور ریاست مہاراشٹر کی تعلیمی فضا کو منور رکھا۔

اردو کی خدمت کا آخری لمحہ بھی وقفِ قوم وملت

راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، پونے کے تاریخی ہال میں 28 تا 30 مئی ریاستی سطح پر اردو اساتذہ کی ایک اہم تین روزہ تربیتی ورکشاپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، جس کا انعقاد توصیف پرویز سر کی قیادت اور نگرانی میں عمل میں آیا۔ اس تربیت کا مقصد نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت جماعتِ اول کے نئے نصاب، تعلیمی مقاصد اور جدید تدریسی طریقہ کار سے اردو اساتذہ کو واقف کرانا تھا۔

گل پوشی والوداعی تقریب

یہ بات باعثِ فخر ہے کہ اس اہم تربیتی نشست میں ڈاکٹر محمد عبدالرافع صاحب بھی سرگرم عمل نظر آئے۔ تصاویر گواہ ہیں کہ وہ اپنے سبکدوشی کے آخری ایام میں بھی اردو زبان کی بقا، ترقی اور فروغ کے لیے نہایت اخلاص اور محنت سے کام کرتے رہے۔ اس تربیت شعبہ ابھیاس کرم کے محترم راجندر واکڑے صاحب کی اجازت سے وشعبہ اردو کے روح رواں جناب توصیف پرویز صاحب و دیگر اسٹاف و ماہرین اساتذہ کی موجودگی میں ڈاکٹر محمد عبدالرافع کی ادارے ایس سی ای آر ٹی پونہ کے تاریخی ہال مہاتما پھلے ہال میں وداعی تقریب 30/5/2025 بروز جمعہ منعقد کی گئی، اس میں ریاست بھر کے ماہرین ادب، صدر مدرسین، اساتذہ اکرام و دوست احباب کی تقریبا 250 سے زائد شرکاء کی موجوگی میں شال پوشی و گلپوشی کے ساتھ ڈاکٹر محمد عبدالرافع کی ادبی، تعلیمی وتربیت کیا عتراف کے ساتھ اعزازی استقبال کیا گیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالرافع صاحب نے اپنی زندگی نہ صرف اپنے لیے، نہ ہی محض اپنے اہل خانہ کے لیے، بلکہ پوری یکسوئی کے ساتھ قوم وملت، نسلِ نو اور اردو زبان کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ان کی یہ بیلوث جدوجہد آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

اپنے اساتذہ کے ساتھ حسنِ سلوک

ہم نے بارہا مشاہدہ کیا کہ جب بھی ریاست میں اردو نصاب، تعلیمی منصوبہ بندی یا علمی رہنمائی کی بات ہوئی، تو محترم توصیف پرویز سر کی دعوت پر ناندیڑ سے ڈاکٹر عبدالرافع صاحب اور ملک نظامی صاحب ہمیشہ صفِ اول میں نظر آئے۔ ان کی علمی بصیرت، نرم مزاجی، اور خلوص سے بھرا انداز ہم سب کے لیے ہمیشہ رہنمائی کا ذریعہ رہا۔ جب وہ کسی تربیتی نشست میں ریسرچ پرسن کے طور پر شریک ہوتے، تو ماحول علمی بھی ہوتا اور دوستانہ بھی۔ ان کا اندازِ بیان، لب ولہجہ، اور پراثر گفتگو سامعین کو اپنی گرفت میں لے لیتی۔ ان کی ایک اور نمایاں خوبی یہ رہی کہ کوئی بھی استاد اگر کسی پریشانی یا علمی سوال کے ساتھ ان کے پاس پہنچتا، تو ڈاکٹر صاحب نہ صرف سنجیدگی سے سنتے، بلکہ پورے خلوص کے ساتھ اس کی رہنمائی بھی کرتے۔ ڈاکٹر عبدالرافع صاحب آج باضابطہ طور پر تدریسی خدمات سے سبکدوش ہو رہے ہیں، لیکن اردو زبان وتعلیم کی خدمت کا جو مشن وہ برسوں سے انجام دے رہے ہیں، وہ اب بھی باقی ہے بلکہ اب ہم ان سے ایک آزاد، فعال اور وسیع تر کردار کی توقع رکھتے ہیں۔

مختصر تعارف

ڈاکٹر محمد عبدالرافع محمد عبدالسمیع، آپ کا قلمی نام ڈاکٹر محمد عبدالرافع مدھولی ہے، آپ 19 مئی 1967 کو دیوی گلی، دھرم آباد، ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اردو، تاریخ، فارسی اور عربی میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں اور اردو میں پی ایچ ڈی کی سند شولاپور یونیورسٹی سے حاصل کی۔ ساتھ ہی ساتھ پیشہ ورانہ قابلیت کے طور پر بی ایڈ کی تکمیل بھی کی۔ آپ کو اردو، مراٹھی، ہندی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔

ادبی وسماجی خدمات

مدینہ العلوم اردو پرائمری اسکول لال باڑا، ناندیڑ

علمی وتدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے ادبی اور سماجی میدان میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آپ جز وقتی طور پر وسنت راؤ کالے سینئر کالج، دیگلور ناکہ (ناندیڑ) میں بحیثیت لکچرر بھی تدریسی فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرافع نے مختلف ضلعی، علاقائی، ریاستی اور بین الاقوامی ادبی سیمیناروں، مشاعروں اور ورکشاپس میں شرکت کی اور علمی وتنقیدی مضامین اور مقالات پیش کیے، جن کی اشاعت مقامی وبین الریاستی اخبارات ورسائل میں ہوتی رہی۔ آپ نے ادارہ ''بال بھارتی، پونہ'' کے تحت مختلف جماعتوں کے نصابی کتب پر منعقدہ ورکشاپس میں بھرپور شرکت کی اور نصاب سازی کے عمل میں حصہ لیا۔

آپ کی تصانیف

1. حضرت خواجہ حسن نظامی: حیات وادبی خدمات (جو منظر عام پر آچکی ہے)
2. مراٹھواڑہ کے منتخب شعراء کے کلام پر تبصرہ (1950 تا 2022) (زیرِ طباعت)
3. میرے منتخب مضامین وتبصرے (زیرِ طباعت)

ادارتی، تنظیمی واعزازی خدمات

ڈاکٹر محمد عبدالرافع نہ صرف ایک ممتاز معلم اور محقق ہیں بلکہ ادبی وتعلیمی تنظیمات میں بھی ان کا فعال کردار قابلِ ذکر ہے۔ آپ آن لائن علمی وادبی رسالے ''رہنمائے تعلیم وتربیت'' (ناندیڑ) کے مدیر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سفر نامہ وبین الاقوامی شرکت:-

آپ کو سعودی عرب (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جدہ) کی زیارت اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ نیپال میں منعقدہ بین الاقوامی سیمینار اور ایوارڈ فنکشن میں بھی شرکت کی۔

تنظیمی وابستگیاں

سکریٹری: الفلاح ایجوکیشن وویلفیئر سوسائٹی، دھرم آباد۔ ضلع ناندیڑ مہاراشٹر
سکریٹری: فروغ اردو سوسائٹی، ناندیڑ مہاراشٹر
رکن: لسانی کمیٹی، ادارہ MSERT پونہ
رکن: ترجمہ کمیٹی، پرائمری نصاب 2012، جماعت اول تا ہشتم، مہاراشٹر
رکن: ترقی یافتہ مہاراشٹر ترجمہ کمیٹی، MSERT، پونہ
رکن: درسی نصاب (یومیہ، ماہانہ، سالانہ) کی منصوبہ بندی اور جماعت اول تا ہشتم کی نصابی تدوین
رکن: اسکالرشپ کی مشقی بیاض (جماعت پنجم تا ہشتم) کی تیاری، پریکشا پریشد، پونہ

اعزازات وایوارڈز:-

مختلف اداروں اور ضلعی و علاقائی سطح کی جانب سے مثالی مدرس ایوارڈ
اردو ساہتیہ اکیڈمی، حکومت مہاراشٹر کی جانب سے 2018 میں مثالی مدرس ایوارڈ
انٹرنیشنل بھاشا بھوشن ایوارڈ، نیپال، 2022
اردو زبان کے فروغ میں خدمات ایوارڈ، علم ویلفیئر سوسائٹی، پونہ، 2023
شمس العلماء وحضرت خواجہ حسن نظامی ایوارڈ، عالمی جماعتِ نظامیہ دہلی، 2023۔

اہل خانہ

آپ کی شریک حیات محترمہ مسعودہ سلطانہ ایک باوقار، باصلاحیت اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں، جو ضلع پریشد ہائی اسکول، اردھاپور، ضلع ناندیڑ میں بطور استاد تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ وہ ایم اے اور بی ایڈ کی سند یافتہ ہیں، اور آپ کی زندگی میں علم، رفاقت اور تعاون کی روشن مثال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین لائق وفاضل اولادوں سے نوازا، جنہوں نے اعلیٰ تعلیم کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا جس میں

1. منزہ گوہر بنت عبدالرافع B.Tech (کمپیوٹر سائنس) (ٹھاکر کالج ممبئی)
2. ڈاکٹر مدیحہ فاطمہ بنت عبدالرافع BAMS (دتا میگھے میڈیکل کالج، وردھا)
3. عبدالرحمٰن ولد عبدالرافع B.Tech (کمپیوٹر سائنس) (زیرِ تعلیم، تلک کالج ممبئی)

آپ کا خاندان علم، تہذیب، محنت اور وقار کی ایک روشن علامت ہے، جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال ہے۔

تدریسی خدمات

محترم ڈاکٹر عبدالرافع کا تعلیمی وتدریسی سفر نہایت باوقار، نتیجہ خیز اور مثالیت سے بھرپور رہا۔ آپ کا پہلا تقرر آپ ہی کے آبائی وطن دھرم آباد کے اسی اردو پرائمری اسکول میں ہوا، جہاں سے آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ 4 ستمبر 1986 سے 30 اپریل 1987 کو تقرری عمل میں آئی، جو تک جاری رہی۔ یہ تقرر تقریباً 7 ماہ 26 دن پر مشتمل تھا۔ بعد ازاں، یکم اگست 1987 کو آپ کا تقرر مدرسہ مدینۃ العلوم پرائمری اسکول، لال باڑہ، ناندیڑ میں عمل میں آیا۔ اس ادارے میں آپ نے مسلسل 38 برس تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ آپ کی محنت، لگن، طلبہ سے خلوص، اور تعلیمی معیار کی بلندی نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا کہ 1 جنوری 2023 کو آپ کو صدر مدرس کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ آپ نے 31 مئی 2025 کو وقار اور عزت کے ساتھ تدریسی خدمات سے سبکدوشی اختیار کی۔

تعلیمی سفر

ڈاکٹر عبدالرافع نے اپنے تعلیمی سفر کی ابتدا اردو پرائمری اسکول، دھرم آباد سے کی۔ 1984 میں ایس ایس سی کامیاب کیا اور 1986 میں ڈی ایڈ کی سند حاصل کی۔ عام طور پر ملازمت کے بعد لوگ اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو ترک کر دیتے ہیں، لیکن ڈاکٹر صاحب ان معدودے چند افراد میں شامل ہیں جنہوں نے تعلیم کو محض روزگار کا ذریعہ نہیں، بلکہ اپنی زندگی کا مشن بنا لیا۔ آپ نے تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ تعلیم کے میدان میں مسلسل ترقی کرتے ہوئے متعدد اعلیٰ اسناد حاصل کیں:

بی اے 1991 (پرتیبھا نیکیتن کالج، ناندیڑ)
بی ایڈ 2006 (مولانا ابوالکلام آزاد یونیورسٹی، حیدرآباد)
ایم اے (تاریخ) 2007 (مولانا ابوالکلام آزاد یونیورسٹی، حیدرآباد)
ایم اے (اردو) 2008 (سوامی ریمانند ترتھ مرٹھوارہ یونیورسٹی، ناندیڑ)
پی ایچ ڈی (اردو) 2016 (شولاپور یونیورسٹی، مہاراشٹر)
ایم اے (فارسی) 2018 (گاڑگے بابا یونیورسٹی، ناگپور)
ایم اے (عربی) 2020 (ناگپور یونیورسٹی)
ایم اے (اسلامیات) زیرِ تعلیم (2023 سے جاری)

یہ تمام ڈگریاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ تعلیم آپ کے لیے صرف پیشہ نہیں، بلکہ عشق، ذوق، اور تسلسل کا نام ہے۔ جہاں لوگ 58 سال کی عمر میں آرام کو ترجیح دیتے ہیں، وہاں آپ نے اس عمر میں بھی حصولِ علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ آپ کی یہ جستجو نئی نسلوں کے لیے ایک روشن مثال اور مشعلِ راہ ہے۔ آپ نے اپنی عملی زندگی سے یہ ثابت کر دیا کہ

''تعلیم صرف روزگار کا ذریعہ نہیں، بلکہ انسان کی شخصیت کو سنوارنے اور اس کی روح کو جلا بخشنے کا ذریعہ ہے۔ علم کی کوئی عمر نہیں، یہ وہ دولت ہے جو ماں کی گود سے لے کر قبر تک حاصل کی جاتی ہے۔''

ڈاکٹر عبدالرافع کی تعلیمی، تدریسی اور تحقیقی خدمات، خصوصاً اردو زبان وادب اور نظامِ تعلیم کے لیے نہایت وقیع، مؤثر اور قابلِ ستائش ہیں۔ آپ کی کوششوں سے علم کے چراغ نہ صرف روشن ہوئے، بلکہ کئی نسلوں کو روشنی عطا ہوئی۔ ہم اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ وہ الحاج ڈاکٹر عبدالرافع صاحب کو صحت، عزت، طویل عمر، اور مزید خدمتِ علم کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کا وجود اردو دنیا کے لیے باعثِ خیر ہے، اور ان کا سایہ ہمیشہ سلامت رہے۔ آمین ثم آمین

تاثراتِ سبکدوشی

بادشاہوں کو سکھایا ہے قلندر ہونا
آپ آسان سمجھتے ہیں ڈاکٹر رافع ہونا
(منور رانا)

31 مئی 2025 بروز سنیچر کا سورج میرے تدریسی سفر کے آخری پڑاؤ کی گواہی دے رہا ہے۔ آج میں جس آخری دستخط کو قلم کے حوالے کر رہا ہوں، وہ محض ایک رسمی کارروائی نہیں، بلکہ برسوں کی محنت، لگن، خوابوں، جذبوں اور یادوں کا نچوڑ ہے۔ ہر صبح کی حاضری، ننھے منے بچوں کی شوخ مسکراہٹیں، جماعتوں میں گونجتی آوازیں، ساتھی اساتذہ کی پرخلوص باتیں یہ سب لمحے آج دل کے پردے پر ایک فلم کی مانند چل رہے ہیں۔ عمر کی چاندی بالوں میں تو آ گئی، مگر ان برسوں نے مجھے جو بصیرت، حکمت اور قلبی قربتیں عطا کیں، وہ میری اصل پونجی ہے۔ مدرسہ مدینۃ العلوم میرے لیے محض ایک ادارہ نہیں، بلکہ ایک خاندان رہا، ایک ایسا علمی خاندان، جہاں میں نے علم کے چراغ جلائے، ذہنوں کو روشنی دی، اور خود بھی سیکھنے کے سفر میں برابر شریک رہا۔ میرے رفقائے کار نے جو محبت، عزت اور تعاون بخشا، وہ میری زندگی کے انمول اثاثوں میں شامل ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے اپنے تمام ساتھی اساتذہ، طلبہ، والدین، اور انتظامیہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے تعلیمی سفر کو یادگار اور بامقصد بنایا۔ آج میں بظاہر سبکدوش ہو رہا ہوں، لیکن میرا دل اور میری دعائیں ہمیشہ اس درسگاہ کے ساتھ وابستہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ ادارہ ہمیشہ علم و ادب کا مینارِ نور بنا رہے، اور نسلِ نو کی راہوں کو روشن کرتا رہے۔ آمین

والسلام
ڈاکٹر محمد عبدالرافع
صدر مدرس
(مدرسہ مدینۃ العلوم، اردو پرائمری اسکول، لال باڑہ، ناندیڑ)

فکر و عمل کی بانگِ درا -----

فاصلہ اک درمیاں ہے، سلسلہ در سلسلہ
اک سفر کی انتہا ہے، اک سفر کی ابتداء

سبکدوشی ایک مرحلہ ہے۔ ایک سنگِ میل، جس سے ہم میں سے ہر ایک نے کبھی نہ کبھی گزرنا ہے۔ باضابطہ طور پر کام کی مہلت کا ملنا بلاشبہ ایک سعادت ہے، مگر اس سعادت کو حقیقی معنوں میں کرامت میں بدلنے والی چیز ہماری کام کے تئیں وابستگی، اخلاص اور حساسیت ہے۔ یہ صرف وقت گزارنے کی بات نہیں، بلکہ زندگی بھر کے جذبے کو نبھانے کا نام ہے۔ وہ لوگ جو سبکدوشی کے بعد بھی علم، تجربے اور رہنمائی کے ذریعے معاشرے سے جڑے رہتے ہیں، دراصل یہ وہی لوگ ہیں جو وقت کے دائرے سے آگے نکل کر یادوں میں، دلوں میں، اور رویوں میں زندہ رہتے ہیں۔ وہ آفاقیت کی معراج کو چھو لیتے ہیں۔

ڈاکٹر رافع صاحب! آپ کی سبکدوشی کا یہ مرحلہ جہاں ایک رسمی ذمہ داری کے اختتام کی نوید لاتا ہے، وہیں ایک غیر رسمی، مگر کہیں زیادہ مؤثر کردار کی شروعات کا اعلان بھی کرتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب تقرری کی رسمی زنجیروں سے آزاد ہو کر، شخصیت کی تاثیر مزید نکھر کر سامنے آتی ہے۔ اب آپ کی موجودگی محض تدریسی اوقات تک محدود نہیں، بلکہ راہ دکھانے، حوصلہ بڑھانے، اور نئی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بننے کے وسیع تر منصب کی متقاضی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کا فعال، بصیرت افروز اور روشن کردار، جس نے برسوں سماج اور اپنے ادارے کو فیض پہنچایا ہے اب اور بھی بے ساختہ، اور بے لوث انداز میں جاری رہے گا۔ یہ اختتام نہیں، ایک نئی ابتداء ہے۔ ایسی ابتداء جو خاموش نہ ہوگی، بلکہ فکر و عمل کی بانگِ درا بنے گی۔

عارف مہیمتلے
بھیونڈی، تھانہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
محترم، عبدالرافع سر،

الحمد للہ! آپ وظیفہ حسن پر اپنی تدریسی خدمات سے سبکدوش ہوئے ہیں، بہت کم مگر انتہائی زبردست ملاقاتیں آپ کی خداداد صلاحیتوں کا مظہر رہی ہیں، آپ محترم کا اخلاص، محنت، علم کے تئیں آپ کا ذوق وشوق یقیناً ہم جیسے خاکساروں کے لئے ایک عملی مثال ہے، ہمیشہ ہی آپ کی صلاحیتوں اور خدمات کی قدر کرتا رہا ہوں۔ مجھے امید ہے، ان شاء اللہ وظیفہ یابی کے بعد بھی تعلیمی میدان میں آپ اپنی خدمات جاری رکھیں گے، فرصت کے ان لمحات میں ہم بھی آپ سے مستفیض ہوں گے، ان شاء اللہ۔ اللہ پاک آپ کی محنتوں کو ملت کے نونہالوں کے لئے سودمند بنائے، آپ کو اس کا بہترین بدلہ عنایت فرمائیے۔ آمین

دعا گو۔۔۔

عابد خان حمید خان
مدرس ضلع پریشد
امیر خادمین امت
ریاستی صدر قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ، مہاراشٹر

نرم گفتار، علم دوست، ادبی شعور کا پیکر ڈاکٹر محمد عبدالرافع

از: محمد عبدالعلیم
موظف مدرس، مدینۃ العلوم ہائی اسکول، ناندیڑ

مدینۃ العلوم پرائمری اسکول (ذکور)، لال باڑہ، ناندیڑ کے صدر مدرس ڈاکٹر محمد عبدالرافع کی سبکدوشی (31 مئی 2025) محض ایک تعلیمی ذمہ داری سے کنارہ کشی نہیں، بلکہ ایک عہد کے خاموش ہو جانے کا نام ہے۔ وہ عہد جو علم وادب کی روشنی سے منور تھا، جو طلبہ کے ذہنوں میں چراغ جلانے کا ہنر جانتا تھا، جو رفقائے کار کے لیے مشعل راہ تھا اور جو اردو زبان وتعلیم کے لیے خلوص بھرا استعارہ بن چکا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی ذات علم وادب کا وہ چشمہ رہی ہے جس سے کئی نسلوں نے سیرابی حاصل کی ہے۔ ان کی تدریسی خدمات، فکری گہرائیاں اور اخلاص کی شدت یہ سب صفات اس دور میں نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔ ان کے طلبہ ہمیشہ ان کے اندازِ تدریس، سنجیدگی اور علمی رہنمائی کے معترف رہے ہیں۔ ان کی شخصیت میں اپنے کام کے تئیں غیر معمولی سنجیدگی اور متانت پائی جاتی ہے۔ جو ذمہ داری قبول کی، اسے کبھی کل پر نہیں ٹالا۔ جو کام ہاتھ میں آیا، اسے فوری طور پر مکمل کیا نہ سستی، نہ غفلت۔ ان کی مستقل مزاجی میں ایک وقار جھلکتا ہے۔ مگر اس سنجیدگی کے ساتھ ان کی طبیعت میں ایک لطیف سالا ابالی پن بھی موجود ہے۔ وہ اپنی پسند، ذوق اور ترجیحات پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اور دوسروں کی رائے یا مشورے سے بہت زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ یہی مزاج ان کی انفرادیت کا پہلو ہے سادگی کے ساتھ اپنی راہ پر اعتماد سے چلنے کا سلیقہ۔ وہ نہ دکھاوے کے قائل ہیں نہ رسمی تعلقات کے؛ سچائی، خلوص اور ذاتی شعور کو ہمیشہ فوقیت دیتے ہیں۔ ادب سے انہیں جنون کی حد تک لگاؤ ہے۔ خواجہ حسن نظامی پر ان کی پی ایچ ڈی، ان کے گہرے ادبی مطالعے اور علمی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان کی کتاب ''حضرت خواجہ حسن نظامی: حیات وادبی خدمات'' منظرِ عام پر آچکی ہے، جبکہ ''مراٹھواڑہ کے منتخب شعراء کے کلام پر تبصرہ (1950 تا 2022)'' اور ''میرے منتخب مضامین وتبصرے'' زیرِ طباعت ہیں۔ علاوہ ازیں، ''مراٹھواڑہ کے نثر نگار اور مشاہیرِ ادب'' کے عنوان سے ایک تحقیقی پروجیکٹ NCPUL کو ارسال کیا گیا ہے، اور ان کی کتاب ''مراٹھواڑہ کے جدید نثر نگار'' جلد ہی منظرِ عام پر آنے والی ہے، جس کا اردو تحقیق کے میدان میں خاصا خیر مقدم متوقع ہے۔ ڈاکٹر صاحب آن لائن علمی وادبی رسالہ ''رہنمائے تعلیم وتربیت'' کے مدیر بھی ہیں۔ وہ مختلف ادبی ولسانی انجمنوں کے رکن اور کئی مقامات پر سکریٹری کے عہدے پر بھی فائز رہے ہیں۔ انہوں نے مقامی، علاقائی، ریاستی وبین الاقوامی سطح کے سیمینارز اور ویبینارز میں شرکت کر کے متعدد مقالے پیش کیے، اور متعدد اعزازات وایوارڈز حاصل کیے، جن میں ''مثالی معلم'' جیسے اعزازات شامل ہیں۔ ادبی شخصیات سے ملاقات، ان کی تصاویر کو محفوظ رکھنا، مشاعروں میں شرکت کرنا، شہروں کی لائبریریوں اور میوزیمز کا سفر کرنا، اور چنندہ احباب سے مسلسل رابطے میں رہنا یہ سب ان کی علمی وادبی زندگی کا ایک مستقل اور خوشگوار حصہ رہا ہے۔ ان کی آنکھوں میں ہمیشہ ایک ایسی چمک دیکھی گئی جو کسی نئی چیز کو سیکھنے کی بے پایاں جستجو سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ صرف استاد نہیں، بلکہ مسلسل سیکھنے والے ہمہ جہت طالبِ علم بھی رہے۔ ڈاکٹر صاحب کو سفر سے بھی خاص شغف ہے۔ وہ سفر سے کبھی انکار نہیں کرتے۔ ان کے لیے سفر محض ایک مقام سے دوسرے مقام کی تبدیلی نہیں بلکہ تجربے، مشاہدے، سیکھنے اور تہذیبی وسعت کا ذریعہ ہے۔ ان کی یہ علمی سیاحت ان کے تجربات اور مہارتوں میں مسلسل اضافہ کرتی رہی، جس نے ان کی شخصیت کو مزید ہمہ گیر اور پراثر بنا دیا۔ میرے اور ڈاکٹر صاحب کے تعلقات رسمی نوعیت کے نہیں، بلکہ قلبی نوعیت کے رہے ہیں۔ ہمارے درمیان ایک مشترکہ شخصیت، میرے بچپن کے عزیز دوست جناب عبدالملک نظامی، کا وجود ہمیشہ ایک فکری اور جذباتی ربط کا ذریعہ رہا۔ وہ اکثر مجھے ڈاکٹر صاحب کی علمی، ادبی اور تربیتی سرگرمیوں سے باخبر رکھتے رہتے۔ میں نے خود بھی بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ جب کبھی ریاستی سطح پر اردو نصاب، تربیتی ورکشاپ یا ادبی نشست کی بات ہوتی، تو ڈاکٹر صاحب کی شرکت محفل کے علمی وقار کو نہ صرف بڑھاتی بلکہ ماحول میں ایک سنجیدہ اور بامعنی خاموشی بھی پیدا کرتی۔ حال ہی میں پونے میں منعقدہ ریاستی سطح کی اردو اساتذہ ورکشاپ میں ان کی شرکت اور باوقار وداعی تقریب ایک ناقابلِ فراموش لمحہ بن گئی۔ سبکدوشی کے آخری ایام میں بھی وہ پوری تندہی سے اردو زبان کی خدمت کرتے دکھائی دیے، گویا ان کے نزدیک سبکدوشی کسی ذمہ داری سے نجات کا نام نہیں بلکہ خدمتِ علم وادب کے ایک نئے مرحلے کی ابتدا ہے۔ ڈاکٹر محمد عبدالرافع کی سبکدوشی یقیناً ایک خلاء پیدا کر گئی ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ اس خلاء کو اپنے قلم، اپنے علم اور اپنی بصیرت سے پُر کرتے رہیں گے۔ وہ اب رسمی فرائض سے آزاد ہیں، مگر اردو دنیا ان سے مزید تحریروں، تقریروں اور تربیتی خدمات کی منتظر ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو صحت، عزت، طویل عمر اور نئی توانائیوں کے ساتھ مزید خدمتِ علم کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی موجودگی اردو برادری کے لیے ایک نعمت ہے، اور ان کا سایہ تادیر سلامت رہے۔ آمین ثم آمین

روزنامہ ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
29 June 2025

تھانے کے امبر انٹرنیشنل اسکول میں ریاست کی پہلی خلائی تجربہ گاہ قائم ہوگی

ISRO کے تعاون سے امبر انٹرنیشنل اسکول اور ویومیکا اسپیس اکیڈمی کے درمیان مفاہمتی معاہدہ

تھانے:28رجون(آفتاب شیخ): تھانے کے امبر انٹرنیشنل اسکول میں مہاراشٹر کی پہلی خلائی تعلیمی تجربہ گاہ قائم کی جارہی ہے۔اس مقصد کے تحت اسکول اور ویومیکا اسپیس اکیڈمی کے درمیان ایک مفاہمتی معاہدہ طے پایا ہے۔ یہ تجربہ گاہ بھارتی خلائی تحقیقاتی ادارے (ISRO) کے'اسپیس ٹیوٹر پروگرام' کے تحت قائم کی جائے گی، جس کا مقصد اسکولی سطح پر طلبہ کو خلائی تحقیق سے روشناس کرانا ہے۔اس موقع پر منعقدہ تقریب میں امبر انٹرنیشنل اسکول کے ڈائریکٹر لکشمن کدم نے کہا کہ اس تجربہ گاہ کے ذریعے نہ صرف تھانے بلکہ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے طلبہ کے لیے خلائی سائنس کی تعلیم کے دروازے کھلیں گے۔ان کا کہنا تھا کہ"ہمارا مقصد طلبہ کو سائنسی تحقیق اور خلائی ٹیکنالوجی کی جانب راغب کرنا ہے تاکہ وہ مستقبل میں ماہر فلکیات، خلانورد یا ایرو اسپیس انجینئر بن سکیں۔"ویومیکا اسپیس اکیڈمی کے نمائندہ گووند یادو نے کہا کہ یہ تجربہ گاہ طلبہ کو خلائی تحقیق کے بنیادی اصولوں سے روشناس کرائے گی، جبکہ اس منصوبے کے بانی پروفیسر ڈاکٹر پرتیک منگیکر نے کہا کہ مہاراشٹر میں اس شعبے کا بنیادی ڈھانچہ محدود ہونے کی وجہ سے یہاں کی علمی صلاحیت پوری طرح ابھر کر سامنے نہیں آتی۔اسکولوں میں اس طرح کی تجربہ گاہیں قائم ہونے سے طلبہ کو کم عمری میں ہی سائنسی تحقیق سے جڑنے کا موقع ملے گا۔اس موقع پر ISRO کے سینئر سائنسدان ڈاکٹر ٹی این سریش کمار نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے شرکت کرتے ہوئے دونوں اداروں کو مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ یہ تجربہ گاہ خلائی تعلیم کے میدان میں اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔شاردا ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ویلاس ٹھوسے، سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر پردیپ ڈھول، کلپیش جادھو، دلیپ ترپاٹھی، اساتذہ، والدین اور طلبہ بھی اس تقریب میں شریک تھے۔

ریاست شملہ کا انقلابی تعلیمی قدم: اخبار بینی اب لازم

علم کے ساتھ آگہی کا نیا سفر، روزانہ اخبار مطالعہ کی لازمی اسکولی پالیسی

عقیل خان بیاولی، موظف صدر مدرس، جلگاؤں

ریاست شملہ نے حالیہ دنوں تعلیم کی دنیا میں ایک غیر معمولی اور بصیرت افروز قدم اٹھایا ہے، جو آنے والے وقتوں میں نہ صرف ریاستی طلبہ کی ذہنی نشوونما بلکہ قومی تعلیمی منظرنامے پر بھی خوش آئند اثرات مرتب کرسکتا ہے۔شملہ کے وزیر اعلیٰ سکھ وریندر سنگھ سکھ نے جب ضلع کللو کے ایک سرکاری اسکول کا دورہ کیا تو ایک کڑوی حقیقت ان کے سامنے آئی۔انہوں نے مشاہدہ کیا کہ اسکول کے طلبہ معلوماتِ عامہ، حالاتِ حاضرہ اور روزمرہ کی سادہ سادہ باتوں سے بھی ناواقف ہیں۔یہی لمحہ فکر انہیں ایک عملی اور قابلِ تقلید فیصلے کی طرف لے گیا: تمام سرکاری اور امدادی اسکولوں میں روزانہ اخبار بینی کو لازمی قرار دیا جائے۔ یہ فیصلہ محض رسمی نہیں بلکہ فکری تبدیلی کی بنیاد ہے۔روزمرہ اخبار پڑھنے کا عمل نہ صرف معلومات میں اضافہ کرے گا، بلکہ طلبہ کی زبان و بیان کی صلاحیتوں، تنقیدی سوچ، حالاتِ حاضرہ سے باخبری، اور مسابقتی امتحانات کی تیاری میں بھی انقلابی کردار ادا کرے گا۔حکومتی ہدایات کی جھلک: ہر اسکول میں روزانہ کم از کم ایک مادری زبان اور ایک انگریزی اخبار کی دستیابی لازمی قرار دی گئی ہے۔طلبہ کو روزانہ 10 تا 15 منٹ اخبارات کے مطالعے کے لیے مختص کیے جائیں گے۔قومی بین الاقوامی، سائنسی، ماحولیاتی اور کھیلوں سے متعلق خبروں پر توجہ دی جائے گی۔زباں دانی کے فروغ کے لیے دوزبانوں (مادری وانگریزی) میں ترغیب دی جائے گی۔اس فیصلے کے پس منظر میں ریاستی تعلیمی کمشنر کا بیان بھی قابلِ غور ہے، جنہوں نے واضح کیا کہ بدلتے تعلیمی منظرنامے میں محض نصابی تعلیم کافی نہیں۔ ایک باخبر، باصلاحیت اور بصیرت افروز نسل کی تیاری کے لیے مطالعہ، بالخصوص روزانہ اخبار بینی، ایک ناگزیر ضرورت ہے۔

مشاہدے سے تعبیر تک:

یہ فیصلہ صرف نئی نسل کے لیے نہیں بلکہ تمام اہلِ علم، اساتذہ، سرکاری ملازمین، حتیٰ کہ عام شہریوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے۔افسوس کہ ہم نے خود دیکھا ہے کہ بہت سے تعلیم یافتہ افراد بھی اخبار بینی سے کتراتے ہیں، خاص طور پر اردو میڈیم طبقہ، جو اردو اخبارات ورسائل کی اہمیت واقسام سے بھی ناآشنا ہیں۔ مجھے اپنے تعلیمی دور کا وہ زمانہ بخوبی یاد ہے جب ہمارے ادارے کے اردو گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج میں بانی مرحوم ڈاکٹر امان اللہ شاہ کی رہنمائی میں ایک مکمل"شعبۂ نشر واشاعت"قائم تھا۔جو تادمِ تحریر قائم ہے اتنا ہی نہیں تو آج یہ"حجن مہ جبین قاضی لائبیریری"قائم ہوچکی ہے ہم اساتذہ کرام کی ذمہ داری تھی کہ تختِ سیاہ پر مقامی ریاستی وقومی خبریں تحریر کریں وہاں اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہم اساتذہ گیٹ پر ہاکر کا انتظار کرتے، خبریں نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جاتیں، اور طالبات ان سے متاثر ہوکر کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی سمت بڑھتیں۔ وہی مطالعہ تھا جس نے زبان، شعور، اور بصیرت کو جلا دی۔اخبار: علم کا آئینہ، آگہی کا دروازہ۔۔آج جب شملہ کی ریاستی حکومت نے اس فکر کو عملی جامہ پہنایا ہے تو یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔کیا ہم واقعی اپنے تعلیمی اداروں میں"مطالعے کو معمول"بنا پارہے ہیں؟ کیا ہمارے طلبہ عالمی منظرنامے سے جُڑے ہیں؟ اگر نہیں، تو یہ پہل ہماری آنکھیں کھولنے والی ہونی چاہیے۔حکومت شملہ کا یہ حکم محض احکام بالا کا معاملہ نہیں بلکہ تعلیمی وژن کا وہ ستون ہے جس پر ایک باخبر، باشعور اور مہذب معاشرہ تعمیر ہوسکتا ہے۔مطالعہ صرف نصابی کتابوں تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ اخبارات کے ذریعے دنیا سے رابطہ اور آگہی کی راہ ہموار ہونی چاہیے۔ یہ پہل ایک خاموش تعلیمی تبدیلی کی بنیاد ہے، جسے ہر ریاست کو، ہر ادارے کو، اور ہر استاد کو، بغیر کسی حکم کے، خود بخود اپنانا چاہیے۔"جو پڑھیں گے، وہ بڑھیں گے، اور جو باخبر ہوں گے، وہی بہتر کل بنائیں گے!"علم کی روح، آگہی کی روشنی، اور بصیرت کی بلندی، یہی ہے شملہ کے فیصلے کا اصل پیغام!۔

آئیں علم و ادب کو فروغ دیں
اخبارات ورسائل خرید کر پڑھیں

مہاراشٹر میں انجینئرنگ داخلے کا نوٹیفکیشن جاری، آخری تاریخ 8 جولائی

مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس میں طلبہ کیلئے مفت فارم بھرنے کی سہولیات اور مکمل رہنمائی

مالیگاؤں:28رجون(پریس ریلیز) ریاست مہاراشٹر میں انجینئرنگ کے خواہش مند طلبہ کے لیے ضروری اطلاع دی جارہی ہے۔بی ای(B.E.)اور بی ٹیک(B.Tech.) کورسز کے لیے سنٹرلائزڈ ایڈمیشن پروسیس (CAP) برائے تعلیمی سال 2025-26 کا باقاعدہ آغاز ہوچکا ہے۔ یہ عمل مہاراشٹر اسٹیٹ کامن انٹرنس ٹیسٹ سیل (CET CELL) کے تحت مکمل کیا جارہا ہے۔ تمام امیدوار آن لائن رجسٹریشن کے ذریعے داخلے کی درخواست دے سکتے ہیں۔ آن لائن رجسٹریشن اور دستاویزات کی اپلوڈنگ کی آخری تاریخ 8 جولائی 2025 (شام 5 بجے تک) مقرر کی گئی ہے، جبکہ دستاویزات کی تصدیق 30 جون سے 9 جولائی 2025 کے درمیان کی جائے گی۔بعد ازاں 12 جولائی کو عبوری میرٹ لسٹ اور 17 جولائی کو حتمی میرٹ لسٹ جاری کی جائے گی۔ درخواست گزار اپنے دستاویزات کی تصدیق کے لیے دو میں سے کسی ایک طریقے کا انتخاب کرسکتے ہیں: ای-اسکروٹنی (E-Scrutiny) یعنی آن لائن تصدیق، یا فزیکل اسکروٹنی (Physical Scrutiny) یعنی کسی مقررہ مرکز پر جاکر تصدیق کروانا ضروری ہے۔امیدوار کیلئے درخواست فیس جنرل زمرے کے لیے 1000 ہے، جبکہ ریزروڈ زمرہ یعنی ST،SC، EWS،OBC وغیرہ کے لیے 800 مقرر کی گئی ہے۔ یہ فیس صرف آن لائن موڈ کریڈٹ/ڈیبٹ کارڈ، نیٹ بینکنگ یا UPI کے ذریعے ادا کی جاسکتی ہے۔مالیگاؤں میں واقع مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (MMANTC) کے ایڈمیشن سیل میں طلبہ کی رہنمائی اور تعاون کے لیے ایک خصوصی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ یہاں طلبہ کو رجسٹریشن، دستاویزات کی اسکیننگ اور تصدیق کے مفت سہولیات اور مکمل رہنمائی فراہم کی جارہی ہے۔ طلبہ اور والدین سے گزارش ہے کہ وہ مہاراشٹر حکومت کی ویب سائٹ www.mahacet.org پر جاکر جلد از جلد رجسٹریشن مکمل کریں تاکہ داخلے کے کسی بھی مرحلے میں دشواری نہ ہو۔مزید معلومات اور رہنمائی کے لیے طلبہ درج ذیل نمبروں پر رابطہ کرسکتے ہیں -9028254531-9028254518

ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کو تقویت: زیر زمین میٹرو اور فلائی اوور منصوبے کو منظوری،

وزیر اعلیٰ فڑنویس کی صدارت میں اہم فیصلہ

ممبئی:28جون(آفتاب شیخ) ممبئی میٹرو ریجن کے مشرقی علاقوں میں بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی سرگرمیوں کے بڑھتے دائرے کو دیکھتے ہوئے ریاستی حکومت نے ایک بڑے فیصلے میں تھانے-بھیونڈی-کلیان میٹرو لائن کو زیر زمین کرنے اور ایک نئے فلائی اوور کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی صدارت میں منعقدہ اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ میٹرو اور سڑک کی توسیع کے کام کو متوازی طور پر انجام دیا جائے تاکہ خطے میں بڑھتے ہوئے ٹریفک کا مؤثر اور دیرپا حل تلاش کیا جاسکے۔وزیر اعلیٰ نے حکام کو ہدایت دی کہ شہری نمائندوں کے مشورے بھی منصوبے میں شامل کیے جائیں اور منصوبہ بندی کے دوران مقامی ضروریات کو خاص اہمیت دی جائے۔بھیونڈی، جو کہ ایک تیزی سے پھیلتا ہوا صنعتی مرکز ہے اور جہاں مال بردار گاڑیوں کی آمدورفت روز بروز بڑھتی جارہی ہے، وہاں ٹریفک جام ایک مستقل مسئلہ بن چکا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس میٹرو لائن کے ذریعے نہ صرف بھیونڈی بلکہ کلیان، الہاس نگر اور امبرناتھ جیسے علاقوں کو ممبئی اور تھانے سے جوڑ کر نہایت تیز، محفوظ اور جدید شہری ٹرانسپورٹ سہولت فراہم کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے میٹنگ میں کہا کہ بھیونڈی میں بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور شہر کے شمالی حصے میں خاص طور پر ترقیاتی کاموں پر زور دیا جائے گا۔میٹرو لائن-5 کی کل لمبائی تقریباً 34.23 کلومیٹر ہوگی، جسے تین مراحل میں مکمل کیا جائے گا۔کاپر باوڑی سے دھامنکر ناکہ تک کے پہلے مرحلے کا 96 فیصد سول کام مکمل ہوچکا ہے، جبکہ دھامنکر ناکہ سے درگاڑی اور درگاڑی سے کلیان و الہاس نگر تک کے مراحل کے لیے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹس کی تیاری اور زمین کے حصول کا عمل جاری ہے۔ اس میٹرو پروجیکٹ میں 19 اسٹیشن ہوں گے جن میں ایک زیر زمین اور باقی بلند ہوں گے، جبکہ کاپر باوڑی اور کلیان اسٹیشنوں کو اہم انٹرچینج پوائنٹ بنایا جائے گا۔کشیلی کے مقام پر میٹرو کا مرکزی ڈپو تجویز کیا گیا ہے، اور منصوبے کی تخمینی لاگت 12,480 کروڑ کے قریب ہے۔یر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ میٹرو لائن کی تعمیر میں گہری سرنگوں کے طریقۂ کار اور دوہری زیر زمین راہداری جیسے جدید طریقے اختیار کیے جائیں تاکہ شہری علاقوں پر کم سے کم اثر ہو اور آمدورفت کی روانی برقرار رہے۔ انہوں نے کہا کہ ان منصوبوں سے نہ صرف بھیونڈی جیسے صنعتی شہروں کو فائدہ ہوگا بلکہ مقامی شہریوں کو روزگار، بہتر آمدورفت، اور ترقی یافتہ شہری سہولیات میسر آئیں گی۔اس میٹنگ میں ایم ایم آر ڈی اے کے میٹروپولیٹن کمشنر ڈاکٹر سنجے مکھرجی نے ایک تفصیلی پریزنٹیشن دی، جبکہ وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر شریکر پردیشی، شہری ترقیات کے ایڈیشنل چیف سکریٹری عاصم گپتا، بھیونڈی و کلیان-ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور دیگر اعلیٰ حکام شریک رہے۔وزیر اعلیٰ نے آخر میں یقین دلایا کہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے درکار فنڈز کی کمی نہیں ہونے دی جائے گی اور حکومت ان تمام منصوبوں کو وقت پر مکمل کرنے کے لیے پرعزم ہے تاکہ بھیونڈی سمیت پورے خطے کی اقتصادی اور شہری ترقی کو رفتار دی جاسکے۔

چھوڑ دو ظلم اگر حسینی ہو!

ازقلم: محمد مدثر حسین اشرفی ابن حضرت علامہ ومولانا لعل محمد اشرفی علیہ الرحمہ
، ساکن تلنگا، ضلع پورنیہ بہار

اسلامی سالِ نو کا آغاز محرم الحرام کے ماہ سے ہوتا ہے۔اس کا چاند طلوع ہوتے ہی شہروں میں، قصبوں میں، اور دیہاتوں میں نہایت اہتمام اور شان و شوکت کے ساتھ ذکرِ نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاری وساری ہوجاتا ہے۔امام عالی مقام صبر و رضا کے پیکر اور مظلوم تھے۔ جب کہ یزید پلید شریعتِ مطہرہ کی کھلے عام دھجیاں اڑانے والا انتہائی درجے کا ظالم و جابر بدبخت تھا۔ یزید پلید نے ہر چند کوشش کی کہ امام عالی مقام اس کے ناپاک ہاتھوں میں بیعت کرکے ظلم و جبر کے آگے سرِ تسلیم خم کردے۔مگر واہ میرے امام! آپ نے ہر طرح کی بے مثال قربانیاں دے کر، یزید اور یزیدیوں کے ناپاک ارادوں کو ایسا ناکام بنادیا کہ تاقیامت آپ کے عزم واستقلال اور عظیم قربانیوں کو دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی، نیز آپ کا ذکرِ خیر ہمیشہ کرتی رہے گی۔ نواسۂ رسول، سید الشہداء، امام عالی مقام، سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزگی کی گواہی قرآن کریم کی آیتِ تطہیر دے رہی ہے۔ آپ کی شانِ اقدس میں آپ کے نانا جان سید عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں:،،حسن اور حسین دونوں جنّت کے پھول ہیں، مزید ارشادِ مقدس ہے کہ ،،حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں،،۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اپنے نواسوں کو بہت پیار کرتے اور ان سے بے پناہ محبت کا اظہار فرماتے۔حضراتِ حسنین کریمین سے محبت فرض ہے۔قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے کہ اے میرے حبیب! آپ فرمادیجیے کہ اے لوگو! میں اس تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت پر تم سے کچھ اجرت طلب نہیں کرتا، مگر میرے قرابت داروں سے محبت تو تم پر واجب ہے۔ یہ حقیقت مسلم ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ جسے چاہے عزت و وقار سے سرفراز فرمائے، اور جسے چاہے ذلیل وخوار فرمائے۔ یزید پلید نے سوچا چونکہ میں تخت وتاج کا مالک ہوں، اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے ہاتھ میں بیعت کریں تو ٹھیک ورنہ معاملہ بہتر نہ ہوگا۔مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یزید پلید کو ایسا ذلیل وخوار فرمایا کہ ملعون یزید تخت پر بیٹھ کر بھی غیر مطمئن ہے اور لرزاں بھی۔اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پروردگار عالم نے ایسا بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا کہ، آپ کی شہادت کو صدیاں گزر گئیں مگر آج بھی آپ زندہ ہیں اور ایسے زندہ کہ آپ کی زندگی نصِ قرآنی سے ثابت ہے۔ یزید پلید کی ناکامی پر ذرا غور تو کریں کہ کوئی اپنی اولاد کا نام یزید رکھنا گوارا نہیں کرتا، مگر امام حسین کے نام پر اپنی اولاد کا نام حسینی فیوض وبرکات کے حصول کے لیے حسین رکھنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ میدانِ کربلا جہاں حسینی حق اور یزیدی باطل کے مابین معرکہ ہوا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق، اسلام اور تحفظِ قرآن کریم کی خاطر اپنے عزیز واقارب اور جاں نثاروں کو نیز خود کو قربان کردیا۔اور اپنے ماننے والوں کو یہ پیغام دیا کہ خواہ حالات کیسے بھی ہوں مگر سچ اور سچائی حق کی حمایت اور حق گو ہی سچے حسینی ہیں۔ یہاں سے یہ حقیقت بھی منکشف ہوئی کہ ظلم کرنے والا اور ظالم کا ساتھ دینے والا یزیدی کردار ادا کررہا ہے، اور صبر کرنے والے مظلوم حسینی گروہ میں شامل ہوکر حسینی نقشِ قدم پر چل کر حسینی کردار ادا کررہے ہیں۔اب مسلمان اپنا اپنا محاسبہ کریں کہ وہ کس گروہ میں شامل ہیں۔حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر اور افسوس بھی کہ لوگوں پر ظلم اور جبر کرکے یزیدی افعال انجام دیتے ہیں، اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم حسینی ہیں۔مگر یاد رکھو ظالمو! امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز ہرگز ظالموں سے خوش نہیں ہوں گے۔آپ کی نصرت وحمایت ہمیشہ مظلوم اور صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ واضح رہے کہ ظالموں کو پہلے ڈھیل اور سدھرنے کا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ظلم سے باز آجائے۔مگر جب ظلم وستم حد سے تجاوز کرجائے تو پھر رب تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے۔

نہ یزید کی وہ جفا رہی نہ شمر کا وہ ستم رہا
جو رہا تو نام حسین کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

اسلام میں اوقاف۔۔۔۔۔۔۔

محمد ثناء الہدی

اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ اور صدقۂ نافلہ کی بڑی اہمیت ہے، یہ زکوٰۃ، صدقات واجبہ اور ایسے نسبی رشتوں پر خرچ کی جانے والی رقم سے الگ ایک چیز ہے، جن کا نان ونفقہ واجب ہوتا ہے۔قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے انفاق کی تلقین کی ہے، اور فرمایا کہ جو بچ جائے اسے خرچ کیا کرو اور جو کچھ بھی تم مال خرچ کرتے ہو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے، ایک اور آیت میں اللہ رب العزت نے واضح کردیا کہ تم بھلائی کے مقام کو اس وقت تک پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی محبوب چیز کو خرچ نہ کرو۔ انسان کی سب سے پسندیدہ چیز جان ومال اور اولاد ہیں، ان کی محبوبیت دلوں میں اس قدر بیٹھی ہوئی ہے کہ آدمی اپنا سب کچھ اس کے حصول کے لیے قربان کرنے کو تیار رہتا ہے، جہاد میں جان ومال اور سماجی تقاضوں اور ضرورتوں کی تکمیل کے لیے اللہ رب العزت نے انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین کی، یہ صدقات نافلہ، قرض حسنہ کی شکل میں عموماً ہوا کرتے ہیں، اللہ رب العزت نے اس پر بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗ اَجْرٌ کَرِیْمٌ۔لیکن مال میں منقولہ اور غیر منقولہ ہر قسم کی مالیت اور ملکیت شامل ہے، اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے ہی اللہ کے راستے میں غیر منقولہ جائیداد کنویں، باغات اور کھیتوں کے وقف کو رواج ملا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی فرمائی؛ بلکہ دینے والوں کو مختلف قسم کی بشارتیں دیں۔کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلا وقف خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قبا کی زمین کے حصول کے بعد کیا، مدینہ پہونچنے کے بعد مخیریق نامی یہودی نے سات باغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مرنے کے بعد پیش کرنے کی وصیت کی تھی، غزوہ احد میں جب وہ مارا گیا تو وہ ساتوں باغ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ (وقف) کردیا، اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے کثرت سے وقف کرنا شروع کیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین، حضرت عثمان نے''بئر رومہ''اور حضرت ابوطلحہ انصاریؓ نے''بیرحا''نامی باغ وقف کیا۔جو اوقاف کی مشروعیت اور اس کی اہمیت بتانے کے لیے کافی ہیں۔ وقف کا اطلاق ہر قابل انتفاع چیز کو اپنی ملکیت سے نکال اللہ کی ملکیت میں دے دینے پر ہوتا ہے، جس کا نفع دائمی تو نہیں دیرپا ہو، دائمی اس لیے نہیں کہ یہ دنیا ہی فانی ہے، اس لیے یہاں کسی چیز کے بارے میں دوام کے ساتھ انتفاع کی شرط نہیں لگائی جاسکتی۔ ہندوستان میں مساجد، مدارس، خانقاہیں، قبرستان، مزارات، مسافر خانے وغیرہ کے لیے زمینوں کے وقف کرنے کا عام مزاج رہا ہے، جس سے امت کی مختلف قسم کی ضروریات پوری ہوتی رہی ہیں، اسلامی تعلیمات کے مطابق وقف کرنے کے لیے تحریری دستاویز کی بھی ضرورت نہیں ہے، زبانی کہہ دینا کافی ہے، فقہاء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ کسی نے اپنی زمین میں اپنے صرفہ سے مسجد بنوائی اور عوام الناس کو نماز پڑھنے کی عمومی اجازت دیدی تو اسے مسجد کے طور پر وقف مانا جائے گا، جس زمین، دوکان، مکان وغیرہ کو وقف کردیا گیا تو وہ بندے کی ملکیت سے نکل کر اللہ کی ملکیت میں چلا جاتا ہے، اللہ بے نیاز ہے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں، اس لیے ملکیت اللہ کی اور اس کا نفع بندگان خدا کے لیے ہوا کرتا ہے، یعنی اللہ کی ملکیت میں جانے کے بعد کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اس کی ملکیت تبدیل کردے، اسی لیے اوقاف کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی خرید وفروخت کسی کے لیے درست نہیں ہے، اوقاف کی زمینوں کو بارآور بنانا ایک دوسری چیز ہے اور اس کو فروخت کرکے دوسرے کے نام کرنا الگ چیز ہے، فروختگی سے اس کی ملکیت اور اوقاف کی حیثیت عرفی زائل ہوجاتی ہے، اس لیے کسی کو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی، بعض مخصوص حالتوں میں قاضی شرع کی اجازت سے کچھ تغیر وتبدل کی گنجائش ہے، لیکن عمومی طور پر ایسا کرنے کی گنجائش کسی مرحلے میں نہیں ہے۔وقف کردہ جائیدادیں چوں کہ اللہ کی ملکیت میں چلی گئیں، اس لیے اسلام نے اس کے انتظام وانصرام کا الگ سے نظام بنایا، چنانچہ اس کی دیکھ ریکھ کے لیے جب تک واقف حیات سے ہے وہ خود یا جس کو چاہے متولی کی حیثیت سے نامزد کرسکتا ہے، اس کو انتظام وانصرام کے لیے اوقاف کی تولیت دوسروں کو منتقل کرنے کا پورا اختیار ہے وہ اگر یکے بعد دیگرے متولی کی تعیین کرنا چاہے تو اس کی بھی اسے اجازت ہے، لیکن متولی کا مالکانہ حق نہیں ہوتا کہ وہ جیسے چاہے اس میں تصرف کرے اور جب متولی کو یہ اختیار نہیں ہے تو سرکار کی قائم کردہ وقف کونسل، ریاستی وقف بورڈ، وقف بورڈ کی ضلعی کمیٹیاں اور ضلع کے کلکٹر کو بھی اسے خرد بُرد کرنے کا حق نہیں ہے، اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ شرعی اور قانونی طور پر بھی جرم ہے، کیوں کہ وہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ''لا ایمان لمن لا امانۃ لہ''جس کو امانت کا پاس نہیں اس کا ایمان معتبر نہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وہ گوشت جو حرام چیزوں سے تیار ہوا، وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے، حضرت عائشہ کی ایک روایت میں ہے کہ اگر کسی نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لیا تو اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔متولی کبھی خود واقف ہوتا ہے یعنی جس نے اللہ کی رضا کے لیے بندوں کی ضروریات کو سامنے رکھ کر کسی چیز کو اللہ کی ملکیت میں بشکل وقف دے دیا، اس کا نفع کہاں خرچ ہوگا، یہ واقف کی تعیین پر موقوف ہے، واقف نے جس کام کے لیے دیا ہے اور اس نے جن مقاصد کے لیے اسے وقف کیا ہے، اس سے سرِ موانحراف کی گنجائش نہیں ہے، اگر اس نے غرباء، یتامیٰ، مساکین اور ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے وقف کیا ہے تو اس کی آمدنی ان ہی مدات میں خرچ کی جائے گی، لیکن اگر اس نے مدارس، مساجد، مسافر خانے وغیرہ کے لیے وقف کیا ہے تو اس کی آمدنی دوسری چیزوں پر خواہ وہ جس قدر بھی ضروری ہوں، خرچ نہیں کی جاسکتی، اسلام میں واقف کی منشا اور مقاصد کی تعیین کا وہی مقام ہے جیسا قرآن واحادیث میں مذکور احکام کا ہے، اسی لیے منشاء واقف کو''کنص الشارع''سے تعبیر کیا گیا ہے۔کبھی کبھی واقف یہ چاہتا ہے کہ اس کی زمین تقسیم نہ ہو اور اس سے اس کی اولاد ہی نفع حاصل کرے تو وہ اپنے اولاد پر وقف کردیتا ہے، جس کو وقف علی الاولاد کہتے ہیں، اس کی تولیت کی شکلیں طے کرتا ہے اور ان زمینوں کی آمدنی کا کچھ حصہ خیراتی کاموں کے لیے وقف کردیتا ہے، شریعت میں اس کی بھی گنجائش ہے اور ہندوستان میں بہت سارے اوقاف کی حیثیت وقف علی الاولاد کی ہے۔اسی طرح بہت ساری زمین وقف کی وہ ہیں جو نہ تو وقف بورڈ میں درج ہیں اور نہ ہی ان کے کاغذات موجود ہیں، لیکن برہا برس اور بعضے سینکڑوں سال سے مسجد، قبرستان اور دوسرے کاموں میں استعمال ہو رہے ہیں، شریعت کی نظر میں وہ بھی وقف ہی ہیں اور ان کو نہ تو سرکار کو دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے، شریعت نے پورا نظام وقف مسلمانوں کو دیا ہے اس کی ضرورت اور اہمیت کے ساتھ اس کی نفع بخشی اور انتظام وانصرام کا جامع طریقۂ کار بھی عطا کیا ہے، ہم اس کے پابند ہیں کہ اس کے تحفظ کے لیے شرعی نظام کے حساب سے لگے رہیں اور چوں کہ اس کو تبدیل کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے اس لیے ایسی تمام کوششوں کو ہم مداخلت فی الدین سمجھیں اور ہر سطح پر دین میں مداخلت کرنے والی قوتوں کو ناکام کرنے کی سعی کریں۔ ہندوستان میں کثرت سے سروے کرنے والوں نے قبرستان اور غیر مزروعہ عام کو بہار سرکار لکھ دیا ہے، حالاں کہ قبرستان کی زمینیں مسلمان مردوں کو دفن کرنے کے لیے وقف کی گئی ہیں، اس لیے سروے میں اسے بہار سرکار لکھ دینا اوقاف کی زمین پر سرکاری قبضہ کے مترادف ہے، بہار میں جدید سروے کا کام شروع ہوگیا ہے، ایسے میں اپنی زمین وجائیداد کے ساتھ گاؤں میں اوقاف کی زمینوں کا سروے بھی وقف کی حیثیت سے کرنا چاہیے، اور اس کے لیے گاؤں اور محلوں کے لوگوں کو سرگرم ہونا ہوگا تاکہ اوقاف کی زمینوں پر سرکاری قبضہ کو روکا جاسکے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ نے ترمیمی بل آنے کے قبل ہی عوام کو بیدار کرنے کے لیے مختلف زون میں وقف بیداری کانفرنس کرنے کا فیصلہ لیا تھا، لہذا اسی تجویز کے مطابق مفکر ملت، امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم نے بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے لوگوں کا ایک بڑا اجتماع 29رجون 2025 کو گاندھی میدان پٹنہ میں''وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کانفرنس''کے عنوان سے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس میں شرکت کے لئے ان صوبوں کے علاوہ ہندوستان بھر سے بڑی تعداد میں لوگ شرکت کے لئے پٹنہ پہونچ رہے ہیں، معاملہ وقف کا ہو یا مدارس کا، وقف ایکٹ میں مجوزہ ترمیمات کی بات ہو یا مدارس اسلامیہ کی حیثیت کے ختم کرنے پر بچوں کو اسکول میں داخل کرانے کی سرکاری مہم، دونوں انتہائی خطرناک ہیں، اور اس سے ہمارے ملی وجود اور دین کو خطرہ ہے، اللہ کا شکر ہے کہ مختلف ملی تنظیموں نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اس مہم پر لبیک کہا ہے اور انہوں نے اپنے اپنے بینر تلے تحفظ اوقاف کی مہم چلا رکھی ہے، امارت شرعیہ مختلف ملی تنظیموں کو اپنے ساتھ لیکر چل رہی ہے، اس نے سرکاری وزراء اور سیاست دانوں سے مل کر مشترکہ میمورنڈم بھی پیش کیا ہے، گفتگو کی حد تک ان کی جانب سے مثبت باتیں سامنے آتی رہی ہے، اس کے علاوہ مختلف تنظیموں کے ذریعہ الگ الگ میمورنڈم بھی پیش کیا گیا ہے، ہمارے نزدیک یہ طریقہ کار مناسب تھا، جو امارت شرعیہ نے کیا ہے، بہر کیف کوششیں جس طرف سے بھی کی جارہی ہیں، قابل تحسین ہیں، اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندوستان کی چھوٹی بڑی سبھی ملی تنظیمیں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں اور سب مسلم پرسنل لا بورڈ کی تجویز کے مطابق ہی آگے بڑھ رہی ہیں، یہ بڑی اچھی بات ہے، امت کا اتحاد ہی ہماری طاقت وقوت کا سرچشمہ ہے اور ہمیں اسے ہر حال میں باقی رکھنا چاہیے۔

کیا دادا صاحب پھالکے کی بائیو پک میں ڈرامہ اور کامیڈی کا کوئی تڑکا ہوگا؟

جانئے عامر خان نے راج کمار ہیرانی کے ساتھ کام کرنے کے بارے میں کیا کہا؟

ممبئی:28رجون(ایم ملک) صرف ایک بات ذہن میں آتی ہے جب راجکمار ہیرانی کا نام آتا ہے، ایک ایسے ہدایت کار جو 100٪ ہٹ فلمیں دیتے ہیں۔وہ ایک ایسا فلمساز ہے جس کی کہانیاں لوگوں کے دلوں کو چھوتی ہیں، اور ہر بار ہنسی اور جذبات کا بہترین توازن لاتی ہے۔ اب جب کہ انہوں نے دادا صاحب پھالکے کی بایوپک بنانے کا اعلان کیا ہے تو بڑی بات یہ ہے کہ عامر خان اس میں دوبارہ ان کے ساتھ جلوہ گر ہونے والے ہیں۔تھری ایڈیٹس اور پی کے جیسی بلاک بسٹر کی تاریخی کامیابی کے بعد عامر اور ہیرانی تیسری بار ایک ساتھ آرہے ہیں۔ان دونوں فلموں کو ان کے شاندار اسکرپٹ، گہرے جذبات اور مضبوط کہانی کی وجہ سے بے حد سراہا گیا، جو اس جوڑی کی پہچان بن گئی ہے۔ایک حالیہ انٹرویو میں جب عامر سے پوچھا گیا کہ کیا پھالکے کی بایوپک میں مزاح نظر آئے گا تو انہوں نے کہا،"میرے خیال میں راجو اور ابھیجت (جوشی، مصنف) کو کامیڈی میں خاص دلچسپی ہے اور مجھے بھی۔ ہم تینوں کو مزاح پسند ہے، اور مجھے لگتا ہے کہ یہ وہ صنف ہے جس میں راجو سب سے زیادہ آرام دہ ہے: مزاح کے ساتھ ڈرامہ۔ اس لیے یہ فلم بھی شاید اسی جگہ ہوگی۔"اس فلم کی شوٹنگ اکتوبر 2025 سے شروع ہوگی، عامر خان ستارے زمین پر کی ریلیز کے بعد براہ راست اس کی تیاری شروع کردیں گے۔ پرانے دور کو جس پر فلم کی کہانی مبنی ہے کو حقیقی شکل دینے کے لیے لاس اینجلس کی ایک وی ایف ایکس کمپنی نے اے آئی کی مدد سے مناظر بنائے ہیں۔اس پراجیکٹ کا سکرپٹ پچھلے چار سالوں سے تیار ہورہا ہے۔ اسے راجکمار ہیرانی، ابھیجت جوشی، ہندوکش بھردواج اور اویشکر بھردواج نے لکھا ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے قطر کے وزیراعظم الثانی سے بات کی

دو طرفہ ایجنڈے پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی۔28رجون۔ایم این این۔وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے جمعرات کو قطر کے وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمن الثانی سے بات کی اور دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ ایجنڈے پر تبادلہ خیال کیا۔وزیر اعظم جے شنکر نے وزیر اعظم الثانی کے ساتھ ٹیلیفونک بات چیت میں علاقائی صورتحال کے بارے میں ان کے جائزے کی تعریف کی۔ وزیر خارجہ نے ایکسپر لکھا،"قطر کے وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمن الثانی کے ساتھ ایک گرمجوشی سے بات ہوئی۔ علاقائی صورتحال کے بارے میں ان کے جائزے کی تعریف کی۔ ہمارے دوطرفہ ایجنڈے پر تبادلہ خیال کیا۔"قطر کے وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمن الثانی نے اسرائیل کے ساتھ تنازع میں امریکی تجویز کردہ جنگ بندی کے لیے ایران کی منظوری حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا، الثانی نے ایرانی حکام کے ساتھ فون کال کے دوران تہران کا معاہدہ حاصل کیا۔ثانی کی گفتگو قطر کے امیر کے ساتھ ٹرمپ کی بات چیت کے بعد ہوئی، جس میں امریکی صدر نے انہیں بتایا کہ اسرائیل نے جنگ بندی کی تجویز کو قبول کرلیا ہے اور دوحہ کی مدد کی درخواست کی ہے کہ وہ تہران کو اس معاہدے پر راضی کرے۔تاہم، اس اعلان کے چند لمحوں بعد، اسرائیلی فضائیہ نے تہران کے شمال میں ایک ایرانی ریڈار تنصیب پر ایک محدود حملہ کیا، جس کے بعد ایران نے اسرائیل پر دو بیلسٹک میزائل داغے۔ٹرمپ نے اسرائیل اور ایران کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کرنے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا، انہوں نے اعلان کیا، اور کہا کہ دونوں ممالک"اتنی طویل اور اتنی سخت لڑائی لڑ رہے ہیں کہ انہیں نہیں معلوم کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی 2 جولائی سے پانچ ممالک کے سرکاری دورے پر روانہ ہوں گے

نئی دہلی۔28جون۔ایم این این۔وزیر اعظم نریندر مودی آئندہ ہفتے پانچ ممالک کے اہم دورے پر روانہ ہوں گے، جس کا آغاز 2 جولائی سے ہوگا اور 9 جولائی تک جاری رہے گا۔دورے کا مقصد عالمی جنوب کے ممالک کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط کرنا، اقتصادی و سٹریٹجک تعاون بڑھانا اور BRICS جیسے عالمی فورمز پر بھارت کے کردار کو مستحکم کرنا ہے۔دفتر خارجہ کے مطابق، وزیر اعظم کا یہ دورہ گھانا، ٹرینیڈاڈ وٹوباگو، ارجنٹینا، برازیل اور نمیبیا پر مشتمل ہوگا۔ برازیل میں وہ 17ویں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے، جہاں عالمی گورننس، اقتصادی اصلاحات، مصنوعی ذہانت، موسمیاتی تبدیلی اور دہشت گردی جیسے امور پر بات چیت متوقع ہے۔ تفصیلات کے مطابق وزیر اعظم مودی کا گھانا کا یہ پہلا سرکاری دورہ ہوگا، جس میں توانائی، تجارت، دفاع اور دیگر شعبوں میں باہمی تعاون پر گفتگو کی جائے گی۔اس کے بعد وہ ٹرینیڈاڈ وٹوباگو (43 جولائی) کا دورہ کریں گے۔اس دورے کے دوران وزیر اعظم وہاں کی پارلیمنٹ سے خطاب کریں گے اور اعلیٰ قیادت سے ملاقاتیں کریں گے۔ یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان تاریخی اور ثقافتی روابط کو مزید گہرا کرے گا۔بعد ازیں ارجنٹینا (54 جولائی) کے دورہ کے دوران صدر جیویر میلی سے ملاقات میں دفاع، زراعت، توانائی، معدنیات، اور سرمایہ کاری جیسے شعبوں میں تعاون کے امکانات پر بات ہوگی۔اس کے بعد برازیل (85 جولائی) کو ریوڈی جنیرو میں BRICS سربراہی اجلاس میں شرکت کے بعد وزیر اعظم برازیلیا میں برازیل کے صدر لولا ڈی سلوا سے ملاقات کریں گے۔ دونوں رہنما اقتصادی، تجارتی، ٹیکنالوجی، صحت، اور خلائی شعبوں میں شراکت داری پر تبادلہ خیال کریں گے۔

30/جون کو ناندیڑ میں تعلیمی کانفرنس وجلسۂ تہنیت

نامور ماہرین تعلیم، اساتذہ اور ادبی شخصیات کی شرکت

ناندیڑ:28/جون(ورق تازہ نیوز)فروغ اردو سوسائٹی ناندیڑ اور مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا کے اشتراک سے ایک باوقار تعلیمی کانفرنس وجلسۂ تہنیت کا اہتمام کیا جا رہا ہے، جو 30 جون 2025ء بروز پیر کو اردو گھر، دیگلور ناکہ، ناندیڑ میں منعقد ہوگا۔ اس پروگرام کا وقت صبح 11 بجے سے دوپہر 3 بجے تک مقرر ہے۔اس اہم تعلیمی تقریب کا افتتاح جناب رونڈر چوہان صاحب، رکن پارلیمنٹ ناندیڑ** کے دست مبارک سے عمل میں آئے گا، جبکہ صدارت محترم پروفیسر شیخ عظیم الدین صاحب، سابق ڈین، فیکلٹی آف ایجوکیشن، لکھنو یونیورسٹی، لکھنو کریں گے۔تقریب کے مہمانانِ خصوصی میں ملک اور ریاست کی ممتاز علمی وادبی شخصیات شامل ہوں گی،جن میں محترم پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی صاحب، ڈائریکٹر، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد۔جناب گوند ناندیڑے صاحب، سابق ڈائریکٹر، ایس سی ای آر ٹی، پونے۔محترم توصیف پرویز صاحب، اردورابطہ کار، شعبہ اردو، ایس سی ای آرٹی، پونے۔محترم شفیع احمد قریشی صاحب، صدر انتظامی کمیٹی، مدینۃ العلوم ایجوکیشن سوسائٹی، ناندیڑ۔محترم محمد تقی صاحب، مدیر اعلی، روزنامہ ورق تازہ، ناندیڑ۔محترم محمد عبدالغفار صاحب، بانی و ریاستی صدر، مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا۔محترم یوسف خان صابر صاحب گائیڈ، راجستھان یونیورسٹی۔محترم محمد الیاس صاحب**، سابق صدر مدرس، اورنگ آباد۔محترم محمد عارف مہمولے صاحب ، صدر مدرس، ممبئی۔محترم عبدالملک نظامی صاحب رکن اردولسانی کمیٹی بال بھارتی پونے و ایس سی ای آر ٹی، پونے۔منتظمین کے مطابق اس کانفرنس کا مقصد اردو تعلیم کے فروغ، اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور تعلیمی شعبے میں خدمات انجام دینے والی شخصیات کی تہنیت کرنا ہے۔اس موقع پر مختلف تعلیمی موضوعات پر مقالات پیش کیے جائیں گے اور اردو زبان وتعلیم کی موجودہ صورت حال اور مستقبل کی سمت پر غوروخوض کیا جائے گا۔ پروگرام میں شہراوراطراف کے اردو اساتذہ، طلبہ، محبان اردو، ادبی شخصیات اور معززشہریوں سے شرکت کی اپیل کی گئی ہے تاکہ اردوزبان کے فروغ اور تعلیمی ترقی میں اجتماعی کردار کومزید مستحکم کیا جاسکے۔اس طرح کا پریس نوٹ فروغ اردوسوسائٹی، ناندیڑو مہاراشٹر راجیہ اردوشکشک سنگھٹنا نے جاری کیا ہے۔

کاراور موٹر سائیکل کی ٹکر، دونوں سوار شدید زخمی

مکھیڑ ۔۔۔نرسی ریاستی شاہراہ پر خوفناک حادثہ

مکھیڑ (نامہ نگار):مکھیڑ۔ - نرسی ریاستی شاہراہ پر بجری نگر کے قریب پٹرول پمپ کے پاس ایک کار اور موٹر سائیکل میں خوفناک تصادم ہوا، جس میں موٹر سائیکل سوار دونوں افراد شدید زخمی ہو گئے۔ٹکر اتنی شدید تھی کہ زخمیوں کوفوری طور پر علاج کے لیے کار میں ڈال کر اسپتال بھیجا گیا۔ یہ حادثہ 28 جون کو صبح 10 بجے کے قریب پیش ا?یا۔ پولیس کے مطابق مکھیڑ تعلقہ کے والگاو?ں علاقہ کا رہائشی یوگیش گنپت راو?ت (عمر22سال) اپنے دوست چندرکانت شری رام واگھمارے (عمر22سال) کے ساتھ موٹرسائیکل پر جارہا تھا۔ راستے میں بجری نگر پٹرول پمپ کے قریب سامنے سے ا?نے والی کار نے ان کی موٹرسائیکل کوزوردار ٹکر ماری۔اس تصادم میں دونوں نوجوان سڑک پر گر کر شدید زخمی ہو گئے۔حادثے میں یوگیش گنپت راو?ت کے پاو?ں میں اور چندرکانت واگھمارے کے ہاتھ اور پاو?ں میں شدید چوٹیں ا?ئیں۔ موقع پر موجودلوگوں نے زخمیوں کوفوراً کار میں ڈال کر مڑکھیڑ کے سرکاری اسپتال پہنچایا۔وہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد مزید علاج کے لیے انہیں ناندیڑ ریفر کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق حادثے کے وقت کار کا ڈرائیور زخمیوں کوفوراً اسپتال لے جانے میں مددگار ثابت ہوا اور موقع سے فرارنہیں ہوا،جس کی وجہ سے اس پر کسی قسم کا مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔مڑکھیڑ پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر ویملنگ و پولیس عملے میں گورے،موہد،موگھ،جاڈو،گوکھے،منڈے وغیرہ نے جائے حادثہ پرپہنچ کرکارروائی کی۔ پولیس نے جائے حادثہ کا معائنہ کیا اور قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔

خطرناک چورکوگرفتارکیاگیا؛3 گھروں میں چوریوں کا انکشاف

سونے چاندی کے زیورات سمیت نقدرقم برآمد

ناندیڑ:28/جون(ورق تازہ نیوز):ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی جرائم تفتیش ٹیم نے ایک عادی خطرناک چور کوگرفتار کر کے 3 گھروں کی چوریوں کا انکشاف کیا ہے۔اس کے قبضے سے سونے چاندی کے زیورات اورنقدرقم ملاکر کل 56 ہزار 400 روپے کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ناندیڑ دیہی پولیس تھانے کی حدود میں پنگنجارنگر، بڈکواور ملت نگر علاقوں میں گھروں میں چوری کی وارداتیں ہورہی تھیں،جس کی وجہ سے شہریوں میں خوف کا ماحول پیدا ہوا تھا۔ اس صورتحال کے پیش نظر ضلع پولیس سربراہ اویناش کمار نے آپریشن "پلاٹ آو?ٹ" کے تحت شہر اور دیہی علاقوں میں چوری، ڈکیتی، جیب تراشی، رہزنی جیسی وارداتوں پر قابو پانے کے لیے خصوصی مہم چلانے کی ہدایت دی تھی۔ اس کے مطابق ناندیڑ دیہی پولیس انسپکٹر امولک چچولکر نے اپنی تفتیشی ٹیم کو ہدایت دی کہ ان علاقوں میں ہوئی چوریوں کی وارداتوں کی تفتیش کریں۔تفتیش کے دوران پولیس عملے نے روزانہ ان علاقوں میں معلومات اکٹھی کی۔ پولیس سب انسپکٹر جناردن مڈواڑااوران کی ٹیم نے شبہ کی بنیاد پرایک ملزم کی تلاش شروع کی۔ اس دوران انہیں یہ معلومات ملی کہ ان وارداتوں میں ادھل عرف انجی (22 سال) ساکن مجلگاو?ں تعلقہ لوہا شامل ہے۔ پولیس نے اس کا سراغ لگا کراسے گرفتار کیا۔تفتیش کے دوران اس نے تین چوریوں کا اعتراف کیا۔ اس کی نشاندہی پر پولیس نے اس کے قبضے سے سونے چاندی کے زیورات اورنقدرقم کل 56 ہزار 400 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ان چوریوں کی وارداتیں پنگنجارنگر، بڈکواورملت نگر علاقوں میں ہوئی تھیں۔ پولیس تفتیش کے مطابق ملزم ادھل چور کی حیثیت سے جانا جاتا ہے اور اس کے خلاف مزید مقدمات درج ہونے کی اطلاع ہے۔ پولیس انسپکٹر امولک چچولکر نے بتایا کہ اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر مڈواڑا، پولیس کانسٹیبل پوہارے، کلمورکر، مانے، جاڈواوردیگر عملے نے اہم کرداراداکیا۔

فصل بیمہ کی100 کروڑ کی رقم ایک ہفتے میں کسانوں کے کھاتوں میں جمع:چوہان

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز)خریف 2024-25 کے اس سیزن کے لیے شدید بارش اور طوفان سے متاثرہ کسانوں کے لیے فصل بیمہ کی100 کروڑ روپے کی خطیر رقم منظور کر لی گئی ہے۔یہ رقم آنے والے ایک ہفتے میں ضلع کے مستحق کسانوں کے بینک کھاتوں میں جمع کر دی جائے گی۔ اس کی اطلاع رکن پارلیمنٹ جناب رویندر وسنتراؤ چوہان نے دی۔خریف کی فصل کے دوران شدید بارش اور آفات کی وجہ سے کسانوں کومالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔اس پس منظر میں کسانوں کی جانب سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ فصل بیمہ کی رقم جلد از جلد ملے۔ تاہم، تاخیر کی وجہ سے کسانوں میں بے چینی پھیل گئی تھی۔رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے متعلقہ بیمہ کمپنیوں کے افسران سے متعدد مرتبہ ملاقات کر کے اس معاملے کوترجیحی بنیاد پرحل کرنے کی کوشش کی۔ ان کی مسلسل پیروی اورکوششوں کے نتیجے میں تقریباً100 کروڑ روپے کی رقم منظور کر لی گئی، جسے جلد ہی کسانوں کے کھاتوں میں منتقل کردیاجائے گا۔ جناب چوہان نے کہا کہ اس رقم کی ادائیگی سے ضلع کے کسانوں کو بڑی مالی راحت ملے گی اوران کی مشکلات کچھ کم ہوں گی۔ فصل بیمہ کی رقم ملنے کے لیے کی گئی ان کی کوششوں پر کسانوں نے اظہارِتشکر کیا ہےاوران کاشکریہ ادا کیا ہے۔

زبردست مار پیٹ میں ایک شخص کی موت

قتل کا مقدمہ درج

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): بھنگار (کباڑ) اٹھانے کے معاملے میں دوافراد میں جھگڑا ہوا جس میں ایک شخص کی موت ہوگئی۔اس واقعے میں پانچ تاچھ افراد کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔یہ واقعہ 27 جون کودوپہر 12 بجے مکھیڑ تعلقہ کے شکھاچی واڑی علاقے میں پیش آیا۔پولیس کے مطابق شکھاچی واڑی شیوار(علاقہ) کے رہائشی جنوبیر سنگھ ٹاک (عمر 33 سال، رام ماتا امبیڈکرنگر) اورفیض الدین شیخ صادق عرف شیخ بھولے پاشا (عمر26 سال، رہائشی نظام آباد، تلنگانہ) دونوں بھنگار(کباڑ) اکٹھا کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔وہاں کچھ اورلوگ بھی بھنگار چن رہے تھے۔اسی بات پران کے درمیان جھگڑا ہوا۔روکنے کی کوشش میں ان کے درمیان زبانی تکرار بڑھ گئی اور پانچ تاچھ افراد نے جنوبیر سنگھ ٹاک پرشدید حملہ کر دیا۔اس حملے میں وہ شدید زخمی ہوا۔اسے علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا،مگر علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔اس معاملے میں فیض الدین شیخ صادق شیخ بھولے پاشا کی شکایت پرمڑکھیڑ پولیس اسٹیشن میں قتل کا مقدمہ درج کیا گیاہے۔ پولیس انسپکٹروی آرکاملے اس کیس کی تفتیش کررہے ہیں۔

گودام تعمیر سبسڈی کے لیے اہل اور خواہشمند درخواست دیں:ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت افسر

ناندیڑ:28/جون(ورق تازہ نیوز)زراعت محکمہ کی جانب سے ناندیڑ ضلع کے لیے قومی خوردنی تیل مہم 2025-26 کے تحت "مقامی پہل" کے مد میں فلیکسی فنڈ میں کسان پیداوارک انجمن/کمپنی (FPC / FPO) کے لیے ضلع سطح پرگودام تعمیر کا ایک ہدف مقرر کیا گیا ہے۔اس منظورشدہ ہدف کے تحت سرکاری/نجی صنعتوں، کسان پیداوارک انجمنوں/کمپنیوں (FPOs) اورکوا?پریٹواداروں سے مقررہ نمونے میں تجاویز طلب کی جارہی ہیں۔اس اسکیم کے تحت ان علاقوں میں جہاں گودام کی سہولت دستیاب نہیں ہے اور جہاں یہ پروگرام چلایا جاتا ہے،قومی خوردنی تیل مہم کے تحت گودام تعمیر کا پروگرام دیا جاتا ہے۔اس اسکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ 250 میٹرک ٹن گنجائش والے گودام کی تعمیر کے لیے حقیقی اخراجات کا50 فیصدیا12.50 لاکھ روپے(جوبھی کم ہو)سبسڈی کے طورپر دی جائے گی۔شرائط وضوابط کے تحت خواہشمند کسان پیداوارک انجمن/کمپنی (FPC / FPO) اس اسکیم کو بینک قرض سے منسلک مان کر مرکزی حکومت کے اسمارٹ/ ویئر ہاو?سنگ کارپوریشن کی رہنما ہدایات کے مطابق بینک میں پروجیکٹ پیش کریں۔بینک کی جانب سے قرض منظوری کے بعد متعلقہ درخواست گزار کمپنی اس اسکیم کے فائدے کی اہل ہوگی۔اگر ہدف کے مقابلے میں زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں تو قرعہ اندازی کے طریقے سے انتخاب کیا جائے گا۔مہاراشٹراویئرہاو?سنگ کارپوریشن کے تکنیکی معیار کے مطابق فائدہ اٹھانے والوں کوجگہ کا انتخاب کرنا ہوگا،جس کی تصدیق ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت افسر یاان کے نمائندے کریں گے۔اس اسکیم کا فائدہ صرف ایک بار دیا جائے گا۔تعمیر دسمبر 2025 سے پہلے مکمل کرنا لازمی ہوگا۔ادھوری تعمیر، ڈیزائن یا اسپیفیکیشن میں تبدیلی کی صورت میں سبسڈی ادانہیں کی جائے گی۔ گودام کا استعمال کسانوں کی پیدا کردہ زرعی پیداوار کے ذخیرے کے لیے کیا جائے، اور کسانوں کو مناسب اور معقول نرخ پر یہ سہولت دی جائے۔لہٰذا، خواہشمند اوراہل فائدہ اٹھانے والے مہاراشٹراویئرہاو?سنگ کارپوریشن کے مجاز افسر یاعوامی تعمیرات محکمہ کی منظورشدہ ڈیزائن/اسپیفیکیشن اور اخراجات کے تخمینہ کے ساتھ، اپنے درخواست فارم 31 جولائی 2025 تک تحصیل زرعی افسر کے دفتر میں جمع کرائیں، ایسا ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت افسر دتکمار کلسائیت نے اپیل کی ہے۔

محفل نعت کا روح پرور انعقاد

ناندیڑ:(راست) تنظیم بزم قادریہ کی جانب سے 27 جون بروز جمعہ بعد نماز عشاء حضرت یتیم شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پاک کے موقع پرایک عظیم الشان محفل نعت پاک کا انعقادعمل میں آیا مداح رسول بلبل باغ تاج الاولیاء عالیجناب سلطان رضا صاحب ناگپور نے اپنی پیاری آواز میں نعت ومنقبت کے حسین گلدستے پیش فرمایا جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے سرپرست جلسہ ڈاکٹرسید ضیاء الحسن صاحب قبلہ(سجادہ نشین درگاہ یتیم شاہ ولی) و مولانا مراد صاحب قندھار حافظ امان الرب صاحب حافظ عبدالقادر صاحب حافظ یونس صاحب و دیگر علمائے کرام وائمہ عظام بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔اخیر میں صلاۃ وسلام و نیاز پاک و مفتی عبدالعظیم صاحب رضوی کی دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔سینکڑوں کی تعداد میں سامعین نے اس پروگرام میں شرکت کی اور کامیاب بنایا۔

یہ فٹنس پروگرام ہے یافحاشی؟

کیرالہ میں 'زومبا ڈانس' پر مسلم تنظیموں نے اٹھایا سوال

کیرالہ کے سرکاری اسکولوں میں طلبا کے لیے 'زومبا ڈانس' پروگرام شروع کرنے کے معاملہ نے تنازعہ کی شکل اختیار کرلی ہے۔دراصل 'زومبا ڈانس' پرمبنی فٹنس پروگرام کا مقصد طلبا کی جسمانی و ذہنی تندرستی کوفروغ دینا ہے۔یہ قدم انسداد منشیات کی مہم کا ایک حصہ ہے،جس سے طلبا میں مثبت توانائی، نظم وضبط اور فٹنس کے تئیں بیداری پیدا ہو سکے۔حالانکہ 'زومبا ڈانس' شروع کرنے کے حکومت کے اس فیصلے پر کچھ مسلم تنظیموں نے سخت تنقید کی ہے۔انہوں نے کم کپڑے پہن کر لڑکیوں اور لڑکوں کے ایک ساتھ ڈانس کرنے پر اعتراض کیا ہے۔واضح ہو کہ کیرالہ کے کئی سرکاری اسکولوں نے رواں تعلیمی سال سے زومبا ٹریننگ دینا شروع کردیا ہے۔وزڈم اسلامک ا?رگنائزیشن کے جنرل سکریٹری ٹی کے اشرف نے اس سلسلے میں اپنا عدم اتفاق ظاہر کیا ہے۔ ساتھ ہی اشرف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'فیس بک' پر کیے گئے ایک پوسٹ میں لکھا کہ ''میرا بیٹا اس میں حصہ نہیں لے گا، میں اسے قبول نہیں کرسکتا۔'' دوسری جانب مسلم تنظیم 'سمستا' کے رہنما ناصر فیضی نے کیرالہ کے سرکاری اسکولوں میں 'زومبا ڈانس' کرائے جانے کی پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے شخصی ا?زادی کی خلاف ورزی اور جسمانی فٹنس کے نام پر فحاشی کو مسلط کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ناصر فیضی نے اس تعلق سے مزید کہا کہ ''زومبا ڈانس ایک ایسا طریقہ ہے جس میں کم کپڑے پہن کر ساتھ میں ڈانس کیا جاتا ہے، اگر حکومت نے بڑے بچوں کے لیے بھی ایسا کوئی حکم جاری کیا ہے تو یہ قابل اعتراض ہے۔ یہ کچھ طلبا کی اخلاقی، ذاتی ا?زادی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے اس قدم کوفحاشی کوفروغ دینا والا قرار دیا ہے۔ دوسری جانب ریاستی وزیر تعلیم وی شیون کٹی نے زومبا کا دفاع کرتے ہوئے 'فیس بک' پرایک ویڈیو شیئر کی،جس میں مسلم طلبا بھی زومبا میں حصہ لیتے ہوئے نظر ا?رہے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ''بچوں کو کھیلنے، ہنسنے، مستی کرنے اور صحت مند رہنے دیں۔'' قابل ذکر ہے کہ محکمہ تعلیم نے زومبا ڈانس کے تعلق سے کہا تھا کہ ''زومبا سیشن شروع کرنے کا مقصد رضا کارانہ تھا، جس کوشروع کرنے کا مقصد طلبا کو تعلیمی دباو سے راحت دینا، نشے کی عادت کو روکنا اور ذہنی وجسمانی صحت کو بہتر بنانا تھا۔'' زومبا کو وزارت تعلیم نے طلبا کے ذہنی اور جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لیے ایک رضا کارانہ سرگرمی قرار دیا ہے۔

زبان کا تنازعہ: اُدھو وراج ٹھاکرے کے مارچ کو

شرد پوار کی پارٹی کی حمایت، سپریا سولے کا شرکت کا اعلان

ممبئی: مہاراشٹر میں اسکولوں میں زبان سے متعلق حکومتی پالیسی کو لے کر سیاسی ماحول گرم ہوتا جا رہا ہے۔ زبان اور تعلیم جیسے موضوع پر مختلف اپوزیشن جماعتیں اب مشترکہ موقف اپناتی نظر آ رہی ہیں۔ اسی تناظر میں اُدھو ٹھاکرے اورراج ٹھاکرے کی جانب سے 5 جولائی کونکالے جانے والے مارچ میں اب شرد پوار کے دھڑے، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) نے بھی شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی کی سینئر رہنما اور رکن پارلیمان سپریا سولے نے ناگپور میں ایک تقریب کے دوران کہا کہ ان کی پارٹی اس مارچ میں 'پوری سنجیدگی اور قوت کے ساتھ' شریک ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ زبان اور تعلیم کے معاملات کوصرف سیاست کے زاویے سے نہیں دیکھا جانا چاہیے، کیونکہ یہ بچوں کے مستقبل سے جڑے ہوئے حساس سماجی وتعلیمی امور ہیں۔ دی شا بھومی میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکرکوخراج عقیدت پیش کرنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سپریا سولے نے کہا، ''زبان کی پالیسی پر ماہرین کی رائے لینا ضروری ہے۔ ہمیں سمجھنا ہوگا کہ دیگر ریاستیں ان معاملات کوکیسے سنبھالتی ہیں۔ تعلیم صرف نصاب یازبان کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ ایک پوری نسل کی ذہنی نشوونما سے جڑا معاملہ ہے۔'' انہوں نے کہا کہ حکومت کو کسی بھی پالیسی پر فیصلے سے قبل ماہرین تعلیم اور زبان کے ماہرین کی مشاورت ضرور کرنی چاہیے۔ سپریا سولے کا کہنا تھا کہ صرف فوری ردعمل یا کسی مخصوص حلقے کوخوش کرنے کی نیت سے اگر پالیسیاں مرتب کی جائیں گی، تو اس کے دور رس منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔انہوں نے مزید بتایا کہ یہ معاملہ چونکہ تعلیم سے متعلق ہے اور تعلیم کا قلمدان وزیر دادا بھوسے کے پاس ہے، اس لیے وہ اس پر ان سے بات کرنا چاہیں گی۔ سولے نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار بھی زبان سے متعلق پالیسی میں نرمی کے حامی ہیں۔واضح رہے کہ مہاراشٹر حکومت نے حال ہی میں ریاست کے اسکولوں میں جماعت پنجم تک ہندی کو تیسری زبان کے طور پر متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔حکومت کا مو?قف ہے کہ یہ اقدام قومی سطح پرلسانی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ہے۔ تاہم بعض اپوزیشن جماعتوں نے اس فیصلے پر تحفظات کا اظہار کیا ہے،جس کے نتیجے میں 5 جولائی کوایک مشترکہ مارچ کا اعلان کیا گیا ہے۔ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا (یو بی ٹی) اور راج ٹھاکرے کی ایم این ایس اس مارچ میں پیش پیش ہیں اوراب شرد پوار کی قیادت والی این سی پی-ایس سی پی کی شمولیت سے اپوزیشن کا یہ احتجاج مزید متحد نظر آرہا ہے۔

'ہندوستان عظیم الشان نظر آتا ہے'، خلائی سفر کر رہے

شبھانشو شکلا سے پی ایم مودی نے بذریعہ ویڈیو کانفرنسنگ بات کی

وزیراعظم نریندر مودی نے ہندوستانی خلائی مسافر شبھانشو شکلا سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ بات چیت کی۔ خلا میں موجود شبھانشو سے انھوں نے کہا کہ ''آپ آج مادر وطن ہندوستان کی سرزمین سے بہت دور ہیں، لیکن ہندوستانیوں کے دلوں کے سب سے قریب ہیں۔آپ کے نام میں بھی 'شبھ' ہے، آپ کا سفر بھی نئے دور کا 'شبھ آرمبھ' (مبارک شروعات) ہے۔ میرے ساتھ 140 کروڑ ہندوستانیوں کے جذبات ہیں۔ میری آواز میں تمام ہندوستانیوں کا جوش و جذبہ شامل ہے۔'' ساتھ ہی وزیراعظم نے کہا کہ ''خلا میں ہندوستان کا جھنڈا لہرانے کے لیے آپ کو دلی مبارک باد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔'' بات چیت کے دوران وزیر اعظم مودی نے ہندوستانی خلاباز سے پوچھا کہ خلا میں سب کچھ ٹھیک ہے؟ اس کے جواب میں شبھانشو نے کہا کہ بہت اچھا لگ رہا ہے، میرے لیے یہ ایک بہت ہی نیا تجربہ ہے۔ زمین سے مدار تک کا میرا یہ سفر 400 کلومیٹر کی دوری پر مشتمل ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ صرف میرا ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستانیوں کا سفر ہے۔ میرے لیے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ وزیراعظم مودی نے سوال کیا کہ آپ جو گاجر کا حلوہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں، کیا اسے ساتھیوں کو کھلایا؟ جواب میں شبھانشو نے کہا کہ میں اپنے ساتھ کچھ چیزیں لے کر آیا تھا، جس میں گاجر اور مونگ کا حلوہ بھی شامل تھا۔ ہم تمام نے ایک ساتھ بیٹھ کر اس کا ذائقہ چکھا۔وزیراعظم مودی نے شبھانشو سے کئی سوال کیے، جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ خلا کی وسعت دیکھ کر سب سے پہلے آپ کے ذہن میں کیا خیال آیا؟ جواب میں شبھانشو نے کہا کہ ''خلا میں پہنچنے کے بعد سب سے پہلا نظارہ زمین کا تھا۔خلا سے پوری زمین ایک طرح دکھائی دیتی ہے۔اوپر سے دیکھنے میں ایسا لگتا ہے کہ زمین پر کوئی بارڈر نہیں ہے۔ ہاں، ہندوستان حقیقی معنوں میں عظیم الشان نظر آتا ہے۔'' پھر وزیراعظم نے پوچھا کہ آپ طویل ٹریننگ کے بعد وہاں پہنچے ہیں، وہاں کے حالات کتنے مختلف ہیں؟ اس کے جواب میں ہندوستانی خلاباز نے کہا کہ ''یہاں تو سب کچھ مختلف ہے۔یہاں آتے ہی سب کچھ بدل گیا۔ یہاں کشش ثقل نہیں ہے، اس لیے چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی مشکل ہو جاتی ہیں۔ پانی پینا، پیدل چلنا اور سونا بہت بڑا چیلنج ہے۔ ٹریننگ اچھی ہے، لیکن ماحول بدلتا ہے تو ایڈجسٹ کرنے میں ایک دو دن کا وقت لگتا ہے۔'' وزیراعظم مودی نے کہا کہ مجھے آپ کے اہل خانہ سے ملنے کا موقع ملا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے ذمہ بہت کام ہے۔ آج میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہندوستان کے گگن یان مشن کی کامیابی کا پہلا باب ہے۔ آپ کا یہ پہلا خلائی سفر صرف خلا تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ہمارے ترقی یافتہ ہندوستان کو ایک رفتار اور نئی طاقت دے گا۔ ہندوستان دنیا کے لیے خلا کے نئے امکانات کے دروازے کھولنے جارہا ہے۔ اب ہندوستان صرف پرواز نہیں بھرے گا، بلکہ مستقبل میں نئی پروازوں کے لیے پلیٹ فارم بھی تیار کرے گا۔

معروف اداکارہ اور ماڈل شیفالی کی موت کی تحقیقات شروع

ممبئی: معروف اداکارہ اور ماڈل شیفالی زری والا کی اچانک موت کے بعد ممبئی پولیس نے تفتیش کا دائرہ وسیع کردیا ہے۔ گزشتہ شب انتقال کے بعد ابتدائی طور پر یہ اطلاع دی گئی کہ موت کی وجہ دل کا دورہ تھی۔ تاہم پولیس نے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مختلف زاویوں سے تحقیقات شروع کردی ہے۔ جوہو پولیس اسٹیشن کے افسران نے ہفتے کی صبح شیفالی کے شوہر پراگ تیاگی کا بیان ان کے گھر پر ریکارڈ کیا۔ اس کے علاوہ شیفالی کے گھر میں کام کرنے والی ملازمہ، خانساماں اور ذاتی فٹنس ٹرینر سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ اب تک مجموعی طور پر چار افراد کے بیانات درج ہو چکے ہیں۔ اداکارہ کی لاش پوسٹ مارٹم کے لیے کوپر اسپتال میں رکھی گئی ہے، جہاں ان کے قریبی رشتہ دار اور دوست موجود ہیں۔

آسٹریلیا سے شکست کے بعد ویسٹ انڈیز کے کپتان کا امپائروں پر پھوٹا غصہ

ویسٹ انڈیز کے خلاف شروع ہوئی ٹیسٹ سیریز کا پہلا میچ جیت کر آسٹریلیا نے ڈبلیوٹی سی ٹورنامنٹ میں اپنی بہترین شروعات کر دی ہے۔ آسٹریلیائی کھلاڑی جہاں اس جیت کا جشن منا رہے ہیں، وہیں ویسٹ انڈیز کے کپتان روسٹن چیز انتہائی مایوس اور غصے میں ہیں۔ ان کا غصہ امپائروں کے خلاف ہے۔ روسٹن کا ماننا ہے کہ امپائروں نے اس میچ میں کئی غلط فیصلے دیے، اوراس کے لیے امپائروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ آسٹریلیا نے تیسرے دن یہ ٹیسٹ میچ 159 رنوں سے اپنے نام کرلیا۔ جیت کے لیے میزبان ویسٹ انڈیز کو 301 رنوں کی ضرورت تھی، جو وہ بنا نہیں پائی اور 141 رنوں پر ہی سمٹ گئی۔ اس شکست کے بعد روسٹن نے کہا کہ امپائروں نے اس میچ میں کئی غلط فیصلے کیے۔ انھوں نے کہا کہ غلط فیصلوں کے لیے امپائروں پر پنالٹی لگائی جانی چاہیے، کیونکہ ایک غلط فیصلہ کھلاڑی کے کیریر کو برباد کرسکتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جب کھلاڑی کچھ غلط کرتے ہیں تو ان کو سخت سزا دی جاتی ہے، اور ایسا ہی امپائروں کے ساتھ ہونا چاہیے۔ روسٹن چیز کا کہنا ہے کہ ''امپائروں کو کچھ نہیں ہوتا۔ وہ غلط فیصلہ کرتے ہیں، سوال اٹھانے والا فیصلہ کرتے ہیں، پھر بھی کچھ نہیں ہوتا۔ آپ کھلاڑیوں کے کیریر کی بات کر رہے ہیں، ایک غلط فیصلہ کھلاڑی کے کیریر کو بنا اور مٹا سکتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس سلسلے میں سبھی کے لیے یکساں اصول ہونے چاہئیں۔ جب کھلاڑی حدود سے باہر جاتے ہیں تو ان کو سزا ملتی ہے، اور مجھے لگتا ہے کہ جب آپ کے خلاف کوئی غلط فیصلہ کیا جائے تو اس معاملے میں بھی پنالٹی ہونی چاہیے۔'' واضح رہے کہ اس میچ میں 3 فیصلوں پر تنازعہ دیکھنے کو ملا ہے۔ میچ کے پہلے دن ٹی وی امپائر نے آسٹریلیائی بلے باز ٹریوس ہیڈ کو آو?ٹ نہیں دیا، کیونکہ ان کے پاس پختہ ثبوت نہیں تھے۔ دوسرے دن روسٹن چیز کو ایل بی ڈبلیو آو?ٹ دیا گیا، جبکہ کیمرہ میں بلے کا کنارہ لگتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ تیسرا فیصلہ شائی ہوپ سے جڑا ہوا تھا، انھیں تب آو?ٹ دے دیا گیا جب وکٹ کیپر ایلیکس کیری نے کافی نیچے کیچ لیا۔ اس کیچ کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ گیند زمین پر بھی لگی ہے۔ ویسٹ انڈیز ٹیم کے ہیڈ کوچ ڈیرین سیمی نے اس سلسلے میں میچ ریفری جواگل سری ناتھ سے بات بھی کی تھی اور اپنی فکر کا اظہار کیا تھا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار، ناندیڑ431604 سے طبع کرکے 229-6-4 بڑی درگاہ گاڑی پورہ ناندیڑ431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر : محمدنقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس آیکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔